الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے سال اول)

(برائے طلباء) الموافق سنة ۱۴۴۴ھ 2024ء

وقت: تین گھنٹے — پہلا پرچہ: ترجمہ قرآن وحدیث — کل نمبر ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں؟

حصہ اول ..... ترجمہ قرآن

سوال نمبر ۱:۔ درج ذیل آیات میں سے چار کا اردو میں ترجمہ کریں؟

(۱) وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ۝

(۲) مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

(۳) وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ۝ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ

(۴) لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ۝

(۵) وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۝ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ؕ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۝

(۶) كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا۝ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا۝

سوال نمبر ۲:۔ درج ذیل میں سے کوئی سے دس الفاظ کے معانی لکھیں؟

(۱)	زُلَفًا	(۲)	نُزُلًا	(۳)	رَدْمًا	(۴)	حِوَلًا
(۵)	غَيًّا	(۶)	فُتُونًا	(۷)	زُرْقًا	(۸)	صَرَفْنَا
(۹)	رَهَبًا	(۱۰)	لُؤْلُؤًا	(۱۱)	رِجَالًا	(۱۲)	مُنْزَلًا

حصہ دوم حدیث

سوال نمبر۳:۔ درج ذیل احادیث میں سے تین کا اردو میں ترجمہ اور کسی ایک پر اعراب لگائیں؟

(۱) عن ابی وائل شقیق بن سلمة قال کان ابن مسعود رضی اللہ عنہ یذکر الناس کل خمیس فقال لہ رجل یا ابا عبد الرحمن لوددت انک ذکرتنا کل یوم فقال اما انہ یمنعنی من ذلک انی اکرہ ان املکم و انی اتخولکم بالموعظة کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخولنا بھا مخافة السآمة علینا

(۲) عن ابی امامة رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رفع مائدتہ قال الحمد للّٰہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی عنہ ربنا

(۳) عن سھل بن سعد رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بشراب فشرب منہ و عن یمینہ غلام و عن یسارہ اشیاخ فقال للغلام اتاذن لی ان اعطی ھؤلاء؟ فقال الغلام لا واللہ لا اوثر بنصیبی منک احدا فتلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یدہ ۔

(۴) عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قعد مقعدا لم یذکر اللہ تعالیٰ فیہ کانت علیہ من اللہ ترة و من اضطجع مضجعا لایذکر اللہ تعالیٰ فیہ کانت علیہ من اللہ ترة

سوال نمبر4:۔ درج ذیل میں سے دس الفاظ کے معانی لکھیں؟

(۱)	انجاز	(۲)	رقاب	(۳)	المقعی	(۴)	کھرنی
(۵)	الضیافة	(۶)	جزور	(۷)	نتف	(۸)	الابط
(۹)	الاظفار	(۱۰)	یستحل	(۱۱)	تطیش	(۱۲)	شیب

☆ ☆ ☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء 2024ء

پہلا پرچہ: ترجمہ قرآن وحدیث

حصہ اوّل ...... ترجمہ قرآن

سوال نمبر۱:۔ درج ذیل آیات میں سے چار کا اُردو میں ترجمہ کریں؟

(۱) وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ

اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ۝

(۲) مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

(۳) وَلَمَّا جَاۗءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْۗءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ۝ وَجَاۗءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ۭ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ

(۴) لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْۗءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ۝

(۵) وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ۭ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۝ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ۭ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۝

(۶) كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا۝ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا۝

جواب: ترجمۃ الآیات:

(۱) اور اگر وہ نکلنے کا ارادہ کرتے تو اس کے لیے سامان تیار کرتے لیکن خدا نے ان کا اٹھنا پسند ہی نہ کیا تو ان کو ہلنے جلنے نہ دیا اور کہا گیا بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔

(۲) اہل مدینہ کو اور جو ان کے آس پاس دیہاتی رہتے ہیں ان کو لائق نہ تھا کہ اللہ کے رسول سے پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو ان کی جان سے زیادہ عزیز رکھیں۔ یہ اس لیے کہ انہیں خدا کی راہ میں جو تکلیف پہنچتی ہے پیاس کی یا محنت کی یا بھوک کی (اس کے بدلے ان کے لیے عمل صالح لکھا جاتا ہے)۔

(۳) جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو وہ ان سے غمناک اور تنگ دل ہوئے اور کہنے لگے کہ آج کا دن بڑی مشکل کا دن ہے۔ لوط کی قوم ان کے پاس بے تحاشا دوڑتے ہوئے آئے اور یہ لوگ پہلے سے ہی فعل شنیع کیا کرتے تھے۔

(۴) اس کے آگے اور پیچھے خدا کے چوکیدار ہیں جو خدا کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں، خدا اس نعمت کو جو کسی قوم کو حاصل ہے نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی حالت کو نہ بدلے۔ جب اللہ کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے پس اس کے لیے پھرنا نہیں اور اللہ کی سوا اس کا کوئی مددگار نہیں ہوتا۔

(۵) وہ اٹھا لے جاتے ہیں تمہارے بوجھ ان شہروں کی طرف جہاں تم نہیں پہنچ سکتے تھے مگر جانی محنت کے ساتھ بے شک تمہارا رب مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ اس نے گھوڑے اور خچر اور گدھے (پیدا) کیے تاکہ تم ان پر سوار ہو اور (تمہارے لیے) زینت (بھی) اور وہ ایسی چیزیں (بھی) پیدا کرتا ہے جنہیں تم نہیں جانتے۔

(۶) دونوں باغ پھل لاتے اور اس میں کسی طرح کی کمی نہ ہوتی اور دونوں میں ہم نے ایک نہر بھی جاری کر رکھی ہے اور اس کے لیے پھل تھا۔ تو (ایک دن) جبکہ وہ اپنے دوست سے باتیں کر رہا تھا کہنے لگا کہ میں تم سے مال و دولت میں بھی زیادہ ہوں اور جماعت کے لحاظ سے بھی معزز ہوں۔

سوال نمبر۲:- درج ذیل میں سے کوئی سے دس الفاظ کے معانی لکھیں؟

(۱) زُلَفًا (۲) نُزُلًا (۳) رَدْمًا (۴) حِوَلًا

(۵) غَيًّا (۶) فُتُونًا (۷) زُرْقًا (۸) صَرَّفْنَا

(۹) رَهَبًا (۱۰) لُؤْلُؤًا (۱۱) رِجَالًا (۱۲) مَنْزِلًا

جواب: الفاظ کے معانی:

(۱) پھسلنا (۲) مہمانی (۳) مضبوط آڑ (۴) سال

(۵) گمراہی (۶) کئی آزمائشیں (۷) نیلی آنکھیں (۸) ہم نے بیان کیا

(۹) خوف (۱۰) موتی (۱۱) پیادہ (۱۲) منزل

حصہ دوم ...... حدیث

سوال نمبر۳:- درج ذیل احادیث میں سے تین کا اُردو میں ترجمہ اور کسی ایک پر اعراب لگائیں؟

(۱) عن ابی وائل شقیق بن سلمة قال کان ابن مسعود رضی الله عنه یذکر نافی کل خمیس فقال له رجل یا ابا عبد الرحمن لو ددت انك ذکر تنا کل یوم فقال اما انه یمنعنی من ذلك انی اکره ان املکم وانی اتخولکم بالموعظة کما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یتخولنا بها مخافة السامة علینا

(۲) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْهُ رَبَّنَا

(۳) عن سهل بن سعد رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اتی بشراب فشرب منه و عن یمینه غلام و عن یساره اشیاخ فقال للغلام اتاذن لی ان اعطی هؤلاء؟ فقال الغلام لا والله لا اوثر بنصیبی منك احدا فتله رسول الله صلی الله

علیه وسلم فی یدہ .

(۴) عن ابی هریرة رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من قعد مقعدا لم یذکر الله تعالیٰ فیه کانت علیه من الله ترة و من اضطجع مضجعا لا یذکر الله تعالیٰ فیه کانت علیه من الله ترة

جواب: ترجمۃ الاحادیث:

(۱) حضرت ابو وائل شقیق سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود [illegible] ہمیں وعظ کیا کرتے تھے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: اے ابو عبدالرحمٰن! میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں ہر روز وعظ کیا کریں۔ تو آپ نے فرمایا کہ خبردار! مجھے صرف یہی بات روکتی ہے کہ میں تمہیں اکتاہٹ میں ڈالنا ناپسند کرتا ہوں۔ اور میں وعظ و نصیحت کے معاملہ میں تمہارا اسی طرح خیال رکھتا ہوں جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا خیال فرمایا کرتے تھے کہ کہیں ہم اکتا نہ جائیں۔

(۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب دسترخوان اٹھالیا جاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے: الحمد للہ ۔الخ (ترجمہ) تمام بکثرت پاکیزہ اور مبارک تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اے ہمارے رب! نہ اس کھانے سے کفایت کی گئی اور نہ ہی ہم اس سے بے نیاز ہو سکتے ہیں۔

(۳) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا' آپ نے نوش فرمایا۔ آپ کی دائیں جانب ایک لڑکا اور بائیں جانب عمر رسیدہ لوگ تھے۔ آپ نے لڑکے سے پوچھا: کیا تم اجازت دیتے ہو کہ ان کو دوں؟ لڑکے نے عرض کیا: نہیں۔ اللہ کی قسم! میں آپ کی جانب سے ملنے والے اپنے حصہ پر کسی کو ترجیح نہ دوں گا۔ چنانچہ آپ نے برتن اس کے ہاتھ میں رکھ دیا۔

(۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی جگہ بیٹھا لیکن اللہ کا ذکر نہ کیا' اس پر اللہ کی طرف سے گناہ ہے۔ جو شخص کسی جگہ لیٹا اور اللہ کے ذکر سے غافل رہا' اس کے لیے بھی اللہ کی طرف سے گناہ ہے۔

نوٹ: حدیث نمبر 2 پر اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

سوال نمبر ۴:- درج ذیل میں سے دس الفاظ کے معانی لکھیں؟

(۱)	اِنْجَازٌ	(۲)	رِقَابٌ	(۳)	اَلْمُقْعِیُّ	(۴)	کَهْرَنِیْ
(۵)	اَلضِّیَافَةُ	(۶)	جَزُوْرٌ	(۷)	نَتْفٌ	(۸)	اَلْاِبْطُ
(۹)	اَلْاَظْفَارُ	(۱۰)	یَسْتَحِلُّ	(۱۱)	تُطْبَشُ	(۱۲)	شَیْبٌ

جواب الفاظ کے معانی

(۱) مکمل کرنا	(۲) گراں	(۳) پوشیدہ
(۴) اس نے مجھے ڈانٹا	(۵) مہمان نوازی	(۶) امانت
(۷) انکار کرنا	(۸) بادل	(۹) آسمان
(۱۰) وہ حلال کرتا ہے	(۱۱) وہ کوستا ہے	(۱۲) خلط ملط کیا گیا

☆ ☆ ☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے سال اول)

(برائے طلباء) الموافق سنة 1444ھ 2024ء

وقت: تین گھنٹے　　دوسرا پرچہ: فقہ و اصول فقہ　　کل نمبر: 100

نوٹ: ہر حصہ سے دو دو سوال حل کریں۔

پہلا حصہ ..... فقہ

سوال نمبر1:۔ و خیار البائع یمنع خروج المبیع من ملکه فان قبضه المشتری فهلک بیده فی مدة الخیار ضمنه بالقیمة و خیار المشتری لا یمنع خروج المبیع من ملک البائع الا ان المشتری لا یملکه .

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگائیں اور عبارت کا سلیس اُردو میں ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) خیارِ شرط کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ مدت لکھیں نیز خط کشیدہ مسئلہ کی وضاحت اس طرح کریں کہ امام صاحب اور صاحبین کا اختلاف واضح ہو جائے۔

سوال نمبر2:۔ ولا یجوز التصرف فی راس المال ولا فی المسلم فیه قبل القبض ولا یجوز الشرکة ولا التولیة فی المسلم فیه قبل قبضه و یصح السلم فی الثیاب اذا سمی طولا و عرضا ورقعة

(الف) سلیس اُردو میں ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) بیع سلم کے صحیح ہونے کے لیے کوئی سی پانچ شرائط لکھیں نیز تین ایسی چیزیں لکھیں جن میں بیع سلم جائز نہیں؟

سوال نمبر3:۔ درج ذیل اصطلاحات میں سے صرف پانچ کی تعریفات اور احکام قرطاس قلم کریں؟

بیع موقوف، بیع تولیة، خیار عیب،

بیع الصرف، بیع الحاضر للبادی، بیع مضاربه

حصہ دوم ...... اصول فقہ

سوال نمبر4:۔ فالخاص لفظ وضع لمعنی معلوم اولمسمی معلوم علی الانفراد کقولنا فی تخصیص الفرد زید وفی تخصیص النوع رجل و فی تخصیص الجنس انسان .

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگائیں اور عبارت کا سلیس اُردو میں ترجمہ تحریر کریں؟

(ج) خاص کا حکم لکھیں؟

سوال نمبر 5:۔ اعلم ان الاستعارة في احكام الشرع مطردة بطريقين احدهما لوجود الاتصال بين العلة و الحكم و الثاني لوجود الاتصال بين السبب المحض و الحكم فالاول منهما يوجب صحة الاستعارة من الطرفين و الثاني يوجب صحتها من احد الطرفين .

(الف) عبارت کا سلیس اُردو میں ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) استعارہ کے دونوں طریقوں کی ایک ایک مثال سے وضاحت کریں؟

سوال نمبر 6:۔ درج ذیل میں سے پانچ کی تعریفات و امثلہ لکھیں؟

مطلق	صریح	اقتضاء النص
حقیقت مجبورہ	خفی	مفسر

☆ ☆ ☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء 2024ء

دوسرا پرچہ: فقہ و اصول فقہ

پہلا حصہ ...... فقہ

سوال نمبر۱:۔

وَ خِيَارُ الْبَائِعِ يَمْنَعُ خُرُوْجَ الْمَبِيْعِ مِنْ مِلْكِهِ فَإِنْ قَبَضَهُ الْمُشْتَرِيْ فَهَلَكَ بِيَدِهِ فِيْ مُدَّةِ الْخِيَارِ ضَمِنَهُ بِالْقِيْمَةِ وَ خِيَارُ الْمُشْتَرِيْ لَا يَمْنَعُ خُرُوْجَ الْمَبِيْعِ مِنْ مِلْكِ الْبَائِعِ اِلَّا اَنَّ الْمُشْتَرِيَ لَا يَمْلِكُهُ .

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگائیں اور عبارت کا سلیس اُردو میں ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) خیارِ شرط کی کم از کم اور زیادہ زیادہ مدت لکھیں نیز خط کشیدہ مسئلہ کی وضاحت اس طرح کریں کہ امام صاحب اور صاحبین کا اختلاف واضح ہو جائے؟

جوابات:(الف) اعراب: سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ العبارۃ: بائع کا خیار مبیع کو اس کی ملک سے خارج ہونے سے مانع ہوتا ہے، جب مشتری مبیع پر قبضہ کر چکا تھا پھر وہ اس کے ہاتھوں مدتِ خیار میں ہلاک ہو جائے تو وہ قیمت کے ساتھ اس کا تاوان دے گا۔ اور مشتری کا خیار مانع نہیں ہوتا مبیع کا بائع کی ملک سے نکلنے میں۔ مگر بے شک مشتری اس کا مالک نہ ہو

(ب) خیار شرط کی مدت: خیار شرط کی مدت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک
زکم خیار شرط کی مدت تین دن ہے اس سے زیادہ مدت نہیں۔ جبکہ صاحبین کے نزدیک وہی مدت خیار ہوگا
جو بائع اور مشتری باہمی رضامندی سے طے کرلیں لیکن مدت کا تعین ضروری ہے۔
خط کشیدہ عبارت کی وضاحت: مذکورہ مسئلہ میں یہ کہا گیا ہے کہ بیچنے والے کا خیار مبیع کو اس کی ملکیت
سے نہیں نکالتا جبکہ وہ خریدار کے پاس ہو۔ اگر اس مدت خیار میں وہ مبیع خریدار کے پاس سے ہلاک ہو
جائے تو وہ اس کی قیمت ادا کرے گا۔ یہ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا مؤقف ہے۔
جبکہ صاحبین رحمہما اللہ تعالیٰ کا مؤقف یہ ہے کہ مدت خیر میں مبیع کی ملکیت بائع کے پاس ہی ہوتی
ہے اور خریدار اس کا مالک نہیں ہوتا۔ تو اگر مدت خیار میں وہ مبیع ہلاک ہو جائے تو اب خریدار ثمن واپس نہ
کرے گا یعنی وہ اثمان کے بدلے میں ہلاک ہوگا۔

سوال نمبر ۲:-

ولا يجوز التصرف فى راس المال ولا فى المسلم فيه قبل القبض ولا يجوز الشركة ولا التولية فى المسلم فيه قبل قبضه و يصح السلم فى الثياب اذا سمى طولا و عرضا ورقعة

(الف) سلیس اُردو میں ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) بیع سلم کے صحیح ہونے کے لیے کوئی سی پانچ شرائط لکھیں نیز تین ایسی چیزیں لکھیں جن میں بیع سلم جائز نہیں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ العبارۃ: اور تصرف کرنا جائز نہیں ہوتا رأس المال میں اصل قیمت میں اور عقد بیع سلم میں سونپی جانے والی چیز میں قبضہ سے پہلے اور شرکت جائز نہیں ہوتی بیع تولیہ اور مسلم فیہ میں قبضہ سے پہلے۔ جب کپڑوں کی لمبائی "چوڑائی اور موٹائی" واضح طور پر بتادی جائے تو بیع سلم جائز ہوتی ہے۔

(ب) بیع سلم کے صحیح ہونے کی شرائط: بیع سلم کے صحیح ہونے کی پانچ شرطیں درج ذیل ہیں:

۱۔ مسلم فیہ کی جنس بیان کرنا مثلاً گندم یا جو وغیرہ۔
۲۔ مسلم فیہ کی نوع بیان کرنا مثلاً فلاں قسم کی گندم ہے۔
۳۔ بیع سلم کے عقد میں دونوں یا ایک کے لیے خیار کی شرط نہ ہو۔
۴۔ مسلم فیہ ایسی چیز ہو کہ معین کرنے سے معین ہو جائے۔

۵۔ اسی مجلس عقد میں رأس المال پر مسلم الیہ کا قبضہ ہو جائے۔

تین چیزوں کے نام جن پر بیع سلم جائز نہیں:

وہ تین چیزیں یہ ہیں:

۱۔ حیوان میں اس کے اعضاء کے لحاظ سے

۲۔ چمڑوں میں ان کی گنتی کے اعتبار سے

۳۔ سبزیوں میں ان کی گٹھریوں کے اعتبار سے

سوال نمبر ۳:۔ درج ذیل اصطلاحات میں سے صرف پانچ کی تعریفات اور احکام قرطاس قلم کریں؟

بیع موقوف، بیع تولیۃ، خیار عیب، بیع الصرف، بیع الحاضر للبادی، بیع مضاربہ

جواب: اصطلاحات کی تعریفات مع حکم:

بیع موقوف:

تعریف: وہ مشروع تصرف جس کے نفاذ کو اس کے ساتھ دوسرے کا حق متعلق ہونے کی وجہ سے روک دیا گیا ہو۔

حکم: یہ بیع منعقد ہو جائے گی مگر مالک کی اجازت پر موقوف رہے گی۔

بیع تولیہ:

تعریف: بغیر منافع کے چیز کو جس قیمت پر خریدا اسی قیمت پر فروخت کر دینا بیع تولیہ کہلاتا ہے۔

حکم: یہ بیع جائز ہے۔

خیار عیب:

تعریف: مبیع میں وہ عیب جس سے سوداگروں کے یہاں اس کی قیمت کم ہو جائے جیسے غلام کا چور ہونا وغیرہ یا عیب کی وجہ سے بیع کو بائع کی طرف رد کرنے کے اختیار کو خیار عیب کہا جاتا ہے۔

حکم: مبیع میں عیب ہو تو اس کا ظاہر کر دینا بائع پر واجب ہے اور چھپانا حرام۔ اسی طرح ثمن کا عیب مشتری پر ظاہر کرنا واجب ہے۔

بیع الصرف:

تعریف: ایسی بیع جس میں ثمن خلقی کے بدلے ثمن خلقی کی خرید و فروخت کی جائے' بیع صرف کہلاتی ہے۔

حکم: یہ جائز ہے۔

بیع الحاضر للبادی:

تعریف: وہ بیع جس میں شہری اس دیہاتی سے (جو اپنا مال شہر میں بیچنے کی غرض سے لایا ہو) کہے کہ یہ میرے پاس چھوڑ دے تاکہ میں اسے مہنگے داموں بیچوں۔

حکم: جائز ہے لیکن جب غلہ کی کمی ہو تو ایسا کرنا منع ہے۔

بیع مضاربہ:

تعریف: ایسا عقد جس میں ایک فریق مال دے اور دوسرا کام کرے اور نفع میں دونوں شریک ہوں۔

حکم: اسلام میں مضاربت جائز ہے۔

حصہ دوم...... اصول فقہ

سوال نمبر ۴:۔

فَالْخَاصُ لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًى مَعْلُوْمٍ اَوْ لِمُسَمًّى مَعْلُوْمٍ عَلَى الْاِنْفِرَادِ كَقَوْلِنَا فِيْ تَخْصِيْصِ الْفَرْدِ زَيْدٌ وَفِيْ تَخْصِيْصِ النَّوْعِ رَجُلٌ وَفِيْ تَخْصِيْصِ الْجِنْسِ اِنْسَانٌ .

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگائیں اور عبارت کا سلیس اُردو میں ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) عام کی تعریف کریں؟

(ج) خاص کا حکم لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب: اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمۃ العبارۃ: پس خاص وہ لفظ ہے جو معنی معلوم یا معلوم مسمیٰ کے لیے انفرادی طور پر وضع کیا گیا ہو جیسا کہ ہمارا قول تخصیص فرد جیسے "زَیْدٌ" تخصیص نوع جیسے "رَجُلٌ" اور تخصیص جنس جیسے "اِنْسَانٌ" ہے۔

(ب) عام کی تعریف: عام وہ لفظ ہوتا ہے جو افراد کی ایک جماعت لفظاً یا معناً شامل ہو۔ لفظی عام کی مثال...... جیسے مسلمون اور معنوی عام کی مثال جیسے مَنْ اور مَا۔

(ج) خاص کا حکم: خاص پر قطعی طور پر عمل واجب ہوتا ہے اور اگر اس کے مقابلہ میں خبر واحد یا قیاس آ جائے تو ان کو اس طرح جمع کریں گے کہ دونوں پر عمل ہو سکے اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو خبر واحد اور قیاس کو چھوڑ دیا جائے گا۔

سوال نمبر ۵:۔

اعلم ان الاستعارة فی احکام الشرع مطردة بطریقین احدھما لوجود الاتصال بین العلة و الحکم و الثانی لوجود الاتصال بین السبب المحض والحکم فالاول منھما یوجب صحة الاستعارة من الطرفین و الثانی یوجب صحتھا من احد الطرفین .

(الف) عبارت کا سلیس اُردو میں ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) استعارہ کے دونوں طریقوں کی ایک ایک مثال سے وضاحت کریں؟

جوابات:(الف) ترجمۃ العبارۃ: جان لو کہ شرعی احکام میں استعارہ کا استعمال دو طریقوں سے ہوتا ہے'ان میں سے ایک یہ ہے کہ علت اور حکم کے درمیان اتصال موجود ہو اور دوسرا یہ کہ محض سبب اور حکم کے درمیان اتصال موجود ہو۔ پس ان میں سے پہلی صورت میں استعارہ دونوں طرف سے صحیح ہے/جائز ہے اور دوسری صورت میں طرفین سے ایک جانب سے صحیح ہے۔

(ب) استعارہ کے دونوں طریقوں کی وضاحت:

پہلا طریقہ: یہ کہ علت اور حکم کے درمیان اتصال موجود ہو جیسے اگر کوئی کہتا ہے کہ اگر میں غلام کا مالک بنوں تو وہ آزاد ہے۔ اب وہ نصف غلام کا مالک بن جاتا ہے اور اسے فروخت کر دیتا ہے۔ پھر دوسرے نصف کا مالک بن جاتا ہے'تو وہ آزاد نہ ہوگا' کیونکہ غلام اس کی ملکیت میں اجتماعی طور پر نہیں آیا۔ اگر وہ کہتا ہے کہ اگر میں غلام خریدوں تو وہ آزاد ہے۔ پھر وہ نصف غلام خرید کر آزاد کر دیتا ہے پھر دوسرا نصف خریدتا ہے'تو اب دوسرا نصف آزاد ہو جائے گا۔ اب یہاں اگر ملک سے خریدنا مراد لیتا ہے یا خریدنے کا لفظ بول کر ملک مراد لیتا ہے'تو مجازاً اس کی نیت درست ہوگی۔ کہ خریدنا ملک کی علت ہے اور ملک اس کا حکم۔ لہٰذا دونوں طرفوں سے استعارہ درست ہوگا۔

دوسرا طریقہ: یہ کہ محض سبب اور حکم کے درمیان اتصال موجود ہو جیسے کوئی شخص اپنی زوجہ سے کہے "انت حرة" اور نیت طلاق کی کرے تو اس کا قول درست ہوگا' کیونکہ اس صورت میں آزادی ملک بضعہ کے زوال کا سبب ہوگی مگر ملک رقبہ کے زوال کے سبب سے۔ پس اس کا قول ملک بضعہ کے زوال کا سبب محض بنے گا۔ پس جائز ہے کہ تحریر بول کر اس سے طلاق مراد لے جو زوال ملک بضعہ کا سبب بنتی ہے' اور ملکیت کو زائل کرتی ہے۔

سوال نمبر۶:- درج ذیل میں سے پانچ کی تعریفات و امثلہ لکھیں؟

مطلق	صریح	اقتضاء النص
حقیقت مجہورہ	خفی	مفسر

جواب: اصطلاحات کی تعریفات وامثلہ:

مطلق: مطلق وہ ہے جس میں محض ذات کا اعتبار کیا جائے کوئی صفت ملحوظ نہ ہو جیسے فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ۔

صریح: صریح وہ لفظ ہے کہ اس کی مراد ظاہر ہوتی ہے جیسے بعت

اقتضاء النص: اقتضاء النص سے ثابت ہونے والا حکم عبارۃ النص پر اضافہ ہوتا ہے کیونکہ اس کے بغیر عبارۃ النص کا معنی محقق نہیں ہوتا جیسے کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے اَنْتِ طَالِقٌ . یہ جملہ عورت کی صفت بنتا ہے اور صفت مصدر کا تقاضا کرتی ہے پس طَالِقٌ میں مصدر یعنی طلاق اقتضاء کے طور پر پایا گیا ہے/موجود ہے۔

حقیقت مجہورہ: وہ حقیقت ہے جس میں حقیقی معنی کو چھوڑ کر مجازی معنی مراد لیا جائے جیسے کسی شخص نے قسم کھائی کہ وہ فلاں کے گھر میں قدم نہ رکھے گا تو عرف عام میں قدم رکھنے کا حقیقی معنی چھوڑ دیا جائے گا اور مجازی معنی یعنی داخل ہونا مراد لیا جائے۔

خفی: خفی وہ ہے جس کی مراد کسی عارضہ کی وجہ سے چھپی ہوئی ہو صیغہ کی وجہ سے نہ چھپی ہو جیسے وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا .

مفسر: مفسر وہ ہے مراد ظاہر ہو متکلم کی طرف سے بیان کی وجہ سے اس کی حیثیت سے کہ اس کے ساتھ تاویل وتخصیص کا احتمال باقی نہ رہے جیسے فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ۔

☆ ☆ ☆

الاختبار المستوی النہائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اہل السنۃ) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف۔اے۔سال اول)

(برائے طلباء) الموافق سنة 1444ھ 2024ء

وقت: تین گھنٹے | تیسرا پرچہ: نحو | کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: صرف تین سوالات حل کریں؟

سوال نمبر 1:۔ الاعراب ما اختلف اخره به ليدل على المعالى المعتورة عليه ۔

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں نیز معانی معتورہ کی وضاحت کریں؟

(ب) مفرد منصرف، جمع مکسر منصرف، تثنیہ اور جمع مذکر سالم کا اعراب مع امثلہ لکھیں؟

سوال نمبر ۲:۔ (الف) وصف، تانیث اور عجمہ میں سے ہر ایک کے غیر منصرف ہونے کا سبب بننے کی شرائط تحریر کریں؟

(ب) اسم، فعل اور حرف میں سے ہر ایک کی تعریف اور وجہ تسمیہ لکھیں؟

سوال نمبر ۳:۔ ترخيم المنادى جائز و فی غیره ضرورة ۔

(الف) ترخیم کی تعریف کر کے خط کشیدہ عبارت کی ترکیب نحوی کریں؟

(ب) منادی کی تعریف اور اس کا اعراب مع امثلہ تحریر کریں؟

سوال نمبر 4:۔ حکمه ان لا کسرة ولا تنوین ۔

(الف) حکمه میں "ھا" ضمیر کا مرجع کیا ہے؟ نیز غیر منصرف کے منصرف کے حکم میں ہونے کی صورتیں مثالوں کے ساتھ سپرد قلم کریں؟

(ب) مندرجہ ذیل کی تعریفات کریں؟

مبتداء ثانی، مفعول بہٖ، مفعول فیہٖ، منادی

☆ ☆ ☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء 2024ء

تیسرا پرچہ: نحو

نوٹ: صرف تین سوالات حل کریں؟

سوال نمبر۱:-

اَلْاِعْرَابُ مَا اخْتَلَفَ اٰخِرُهُ بِهٖ لِيَدُلَّ عَلَى الْمَعَانِي الْمُعْتَوِرَةِ عَلَيْهِ .

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں نیز معانی معتورہ کی وضاحت کریں؟

(ب) مفرد منصرف، جمع مکسر منصرف، تثنیہ اور جمع مذکر سالم کا اعراب مع امثلہ لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب: سوالیہ عبارت پر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: اعراب وہ حرف یا حرکت ہے جس کے باعث معرب کا آخر مختلف ہوتا کہ ان معانی پر دلالت کرے جو معرب پر پے درپے آتے ہیں۔

معانی معتورہ: فاعل ہونا، مفعول ہونا، مضاف الیہ ہونا۔

(ب) مفرد منصرف وجمع مکسر کا اعراب: رفع ضمہ کے ساتھ نصب فتح کے ساتھ جر کسرہ کے ساتھ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَ مَرْجَانٌ، رَاَیْتُ زَیْدًا وَّ رِجَالًا، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ وَ بِرِجَالٍ۔

جمع مذکر سالم کا اعراب: رفع واو ماقبل مضموم کے ساتھ نصب اور جر یا ماقبل مکسور کے ساتھ جَاءَنِیْ مُسْلِمُوْنَ، رَاَیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ، مَرَرْتُ بِالْمُسْلِمِیْنَ۔

سوال نمبر۲:- (الف) وصف، تانیث اور عجمہ میں سے ہر ایک کے غیر منصرف ہونے کا سبب بننے کی شرائط تحریر کریں؟

(ب) اسم، فعل اور حرف میں سے ہر ایک کی تعریف اور وجہ تسمیہ لکھیں؟

جواب: (الف) وصف کی شرط: وصف کی شرط یہ ہے کہ وہ اصل وضع میں وصف ہو جیسے اسود

تانیث کی شرط: تانیث بالتاء اور تانیث معنوی کی شرط یہ ہے کہ وہ علم ہوں جیسے طلحة و زینب

عجمہ کی شرط: اس کی شرط یہ ہے کہ وہ عجمی زبان میں علم ہو اور تین حرف سے زیادہ ہو اگر تین حرفی ہو تو درمیان والا متحرک ہو لہٰذا نوح منصرف ہے۔

(ب) اسم کی تعریف: وہ کلمہ جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور کسی زمانہ کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو جیسے زید

اسم کی وجہ تسمیہ: اسم سمو سے مشتق ہے جس کا معنی ہے بلندی تو چونکہ اسم بھی اپنے دونوں بھائیوں

(اسم و فعل) سے بلند ہے اس لیے اسے اسم کہتے ہیں۔

فعل کی تعریف: وہ کلمہ جو معنی مستقل پر دلالت کرے اور کسی زمانے کے ساتھ ملا ہو جیسے ضَرَبَ

فعل کی وجہ تسمیہ: فعل اصطلاحی کو اس کے اصل کا نام دیا گیا کیونکہ مصدر ہی حقیقت میں فاعل کا فعل ہوتا ہے تو اصل کے نام پر اس کا نام رکھ دیا۔

حرف کی وجہ تسمیہ: حرف کا لغوی معنی ہے کنارہ تو چونکہ یہ بھی کلام کے ایک طرف واقع ہوتا ہے اس لیے اسے حرف کہتے ہیں۔

حرف کی تعریف: وہ کلمہ جو اپنے معنی پر دلالت کرنے میں غیر کا محتاج ہو جیسے من

سوال نمبر۳:- ترخیم المنادی جائز وفی غیرہ ضرورۃ ۔

(الف) ترخیم کی تعریف کر کے خط کشیدہ عبارت کی ترکیب نحوی کریں؟

(ب) منادی کی تعریف اور اس کا اعراب مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترخیم کی تعریف: اسم کے آخر سے تخفیف حاصل کرنے کے لیے کسی حرف کو حذف کر دینا ترخیم کہلاتا ہے جیسے یا حارِث سے یا حارُ

خط کشیدہ کی ترکیب: ترخیم مضاف، المنادی مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مبتداء، جائز خبر۔ مبتداء اور خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ب) منادی کی تعریف: وہ اسم جس کو ادعو کے قائم مقام کسی حرف کے ساتھ توجہ مطلوب ہو جیسے یَا زَیْدُ۔

اعراب: اگر منادی مفرد معرفہ ہو تو علامت رفع پر مبنی ہوگا جیسے یَا زَیْدُ اور اگر منادی پر لام استغاثہ کا داخل ہو تو منادی مجرور ہوگا جیسے یَا لَزَیْدٍ اگر اس کے آخر الف استغاثہ لاحق ہو تو مفتوح ہوگا جیسے یَا زَیْدَاہُ۔ اگر منادی مضاف یا مشابہ مضاف یا نکرہ غیر معین ہو تو منصوب ہوگا جیسے یَا عَبْدَ اللّٰہِ، یَا طَالِعًا جَبَلًا اور یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ۔

سوال نمبر۴:- حکمہ ان لا کسرۃ ولا تنوین ۔

(الف) حکمہ میں "ھا" ضمیر کا مرجع کیا ہے؟ نیز غیر منصرف کے منصرف کے حکم میں ہونے کی صورتیں مثالوں کے ساتھ سپرد قلم کریں؟

(ب) مندرجہ ذیل کی تعریفات کریں؟

مبتداء ثانی، مفعول بہٖ مفعول فیہٖ منادی

جواب: (الف) ھا کا مرجع: ھا ضمیر کا مرجع غیر منصرف ہے۔

<u>صورتیں:</u> غیر منصرف کے منصرف ہونے کی صورتیں یہ ہیں کہ ضرورت کے وقت یا تناسب کے وقت غیر منصرف کو منصرف کے حکم میں کرنا جائز ہے۔ ضرورت کی مثال جیسے أَعِدْ ذِكْرَ نُعْمَانٍ لَنَا اس میں نعمان کو ضرورت کے تحت منصرف کے حکم میں کیا گیا ہے۔ اگر کسرہ نہ پڑھا جائے تو وزن میں تسلسل برقرار نہیں رہے گا۔

تناسب کی مثال جیسے سَلَاسِلًا وَأَغْلَالًا ۔اس میں سلاسلا غیر منصرف ہے لیکن اغلالا کی مناسبت سے تنوین داخل کی گئی اور منصرف کے حکم میں کیا گیا۔

<u>(ب) اصطلاحات کی تعریفات:</u>

<u>مبتداء ثانی:</u> وہ صیغہ صفت جو ہمزہ استفہام یا حرف نفی کے بعد واقع ہو اور اسم ظاہر کو رفع دے جیسے أَقَائِمٌ زَيْدٌ، مَا قَائِمٌ زَيْدٌ۔

<u>مفعول بہ:</u> وہ اسم جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا

<u>مفعول فیہ:</u> وہ اسم جس میں مذکورہ فعل واقع ہو جیسے صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

<u>منادی:</u> وہ اسم جس کی توجہ أَدْعُوْ کے قائم مقام کسی حرف کے ذریعے مطلوب ہو جیسے يَا زَيْدُ۔

☆ ☆ ☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف۔اے۔سال اول)

(برائے طلباء) الموافق سنة 1444ھ 2024ء

وقت: تین گھنٹے   چوتھا پرچہ: منطق و عربی ادب   کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے صرف دو دو سوال حل کریں۔

پہلا حصہ ...... منطق

سوال نمبر 1:۔ لا شغل للمنطقی من حيث انه منطقی ببحث الالفاظ كيف و هذا البحث بمعزل عن غرضه و غايته و مع ذلك فلا بدله من بحث الالفاظ الدالة على المعانی لان الافادة و الاستفادة موقوفة عليه۔

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) دلالت لفظیہ وضعیہ کی تینوں اقسام مع تعریفات و امثلہ لکھیں؟

سوال نمبر 2:۔ (الف) معرف کی تعریف کریں نیز حد تام اور رسم ناقص کی تعریفات و امثلہ لکھیں؟

(ب) متباینان اور عموم و خصوص مطلق میں سے ہر ایک کی تعریف اور ایک ایک مثال لکھیں؟

سوال نمبر 3:۔ درج ذیل کی تعریفات و امثلہ لکھیں؟

مشکک' جنس عالی' عرض مفارق' نوع اضافی' تمام مشترک

دوسرا حصہ ...... عربی ادب

سوال نمبر 4:۔ (الف) اعجاز قرآن کے کوئی سے پانچ اسباب تحریر کریں؟

(ب) "عہد رسالت میں شاعری" پر جامع نوٹ لکھیں؟

سوال نمبر5:۔

وطوى القياد مع الطراد بطونها
طي التجارة بحضر موت برودا
لنيم العالمين يسود تيما
و سيدهم ان كان كرهوا مسود
و اقسم المجد حقا لا يحالفهم
حتى يحالف بطن الراحة الشعر

(الف)　اعراب لگائیں اور سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب)　قراء سبعہ میں سے پانچ کے نام تحریر کریں؟

سوال نمبر 5:۔ (الف)　عراقی شاعری کی کوئی تین خصوصیات مفصل لکھیں؟

(ب)　اخطل اور جریر کی شاعری پر جامع نوٹ لکھیں؟

☆　☆　☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء 2024ء

چوتھا پرچہ: منطق و عربی ادب

پہلا حصہ...... منطق

سوال نمبر ۱:۔

لَا شُغْلَ لِلْمَنْطِقِيِّ مِنْ حَيْثُ إِنَّهُ مَنْطِقِيٌّ بِبَحْثِ الْأَلْفَاظِ كَيْفَ وَ هٰذَا الْبَحْثُ بِمَعْزِلٍ عَنْ غَرْضِهٖ وَ غَايَتِهٖ وَ مَعَ ذٰلِكَ فَلَا بُدَّ لَهُ مِنْ بَحْثِ الْأَلْفَاظِ الدَّالَّةِ عَلَى الْمَعَانِيْ لِأَنَّ الْإِفَادَةَ وَالْإِسْتِفَادَةَ مَوْقُوْفَةٌ عَلَيْهِ .

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ تحریر کریں؟

(ب)　دلالت لفظیہ وضعیہ کی تینوں اقسام مع تعریفات وامثلہ لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: منطقی من حیث المنطقی کا مقصد الفاظ سے بحث کرنا نہیں ہے اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ (منطقی الفاظ سے بحث کرے) حالانکہ یہ بحث اس کی غرض وغایت سے انتہائی دور ہے۔ بہر حال پھر الفاظ کی بحث کرنا ضروری ہے جو معانی پر دلالت کرتے ہیں کیونکہ فائدہ دینا اور لینا الفاظ پر ہی موقوف ہے۔

(ب) دلالت لفظیہ وضعیہ کی اقسام:

دلالت مطابقی: وہ دلالت لفظیہ جس میں لفظ اپنے پورے معنی موضوع لہ پر دلالت کرے جیسے انسان کی دلالت حیوان ناطق پر

دلالت تضمنی: وہ دلالت وضعیہ جس میں لفظ اپنے معنی موضوع لہ کی جزء پر دلالت کرے جیسے انسان کی دلالت فقط حیوان یا ناطق پر

دلالت التزامی: وہ دلالت لفظیہ وضعیہ جس میں لفظ اپنے معنی موضوع لہ کے لازم خارج پر دلالت کرے جیسے انسان کی دلالت قابل علم ہونے پر۔

سوال نمبر۲:-(الف) معرف کی تعریف کریں نیز حد تام اور رسم ناقص کی تعریفات وامثلہ لکھیں؟
(ب) متبائنان اور عموم وخصوص مطلق میں سے ہر ایک کی تعریف اور ایک ایک مثال لکھیں؟
جواب: (الف) معرف کی تعریف: شئی کا معرف وہ ہوتا ہے جو اس شئی پر محمول ہوتا ہو کہ اس شئی کے تصور کا فائدہ دے۔
حد تام: وہ معرف ہے جو جنس قریب اور فصل قریب پر مشتمل ہو جیسے حیوان ناطق انسان کے لیے۔
اسم ناقص: وہ معرف ہے جو جنس بعید اور خاصہ پر مشتمل ہو یا فقط خاصہ پر مشتمل ہو جیسے جسم ضاحک فقط ضاحک انسان کے لیے۔
متبائیان کی تعریف: اگر دو لفظ الگ الگ معنوں کے لیے وضع کیے گئے ہوں تو انہیں متبائیان کہتے ہیں جیسے شجر و حجر۔
عموم وخصوص مطلق کی تعریف: عموم وخصوص مطلق یہ ہے کہ دو کلیوں میں ایک تو دوسرے کے تمام افراد پر صادق آئے لیکن دوسری پہلی کے تمام افراد پر صادق نہ آئے جیسے انسان اور حیوان کے درمیان عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے۔
سوال نمبر۳:-درج ذیل کی تعریفات وامثلہ لکھیں؟
مشکک، جنس عالی، عرض مفارق، نوع اضافی، تمام مشترک
جوابات:
مشکک: وہ لفظ مفرد واحد المعنی کہ جس کا معنی معین شخص ہو اور تمام افراد پر برابر صادق نہ آتا ہو جیسے سواد و بیاض۔
جنس عالی: وہ جنس جس کے نیچے تو کوئی جنس موجود ہو لیکن اوپر کوئی جنس موجود نہ ہو جیسے جوہر۔
عرض مفارق کی تعریف: وہ کلی عرضی جس کا انفکاک معروض سے ممکن ہو جیسے خوف کی زردی۔
نوع اضافی کی تعریف: ہر وہ ماہیت جس کو کسی دوسری ماہیت سے ملا کر ماھو کے ذریعے سوال کیا جائے تو جواب میں جنس واقع ہو جیسے انسان کو جب فرس کے ساتھ ماھو کے ذریعے سوال کریں تو جواب میں حیوان آئے گا۔ لہٰذا انسان اس اعتبار سے نوع اضافی ہوا۔
تمام مشترک کی تعریف: دو ماہیتوں کے درمیان وہ جزء مشترک کہ کوئی بھی جزء مشترک اس سے خارج نہ ہو جیسے انسان اور فرس کے درمیان حیوان ایک ایسا جزء مشترک ہے کہ ان دونوں کے درمیان پائے جانے والے تمام اجزائے مشترکہ اسی میں داخل ہیں۔ کوئی بھی جزء مشترک اس سے خارج نہیں۔ لہٰذا حیوان انسان اور فرس کے لیے تمام مشترک ہے۔

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف۔اے۔سال اول)

(برائے طلباء) الموافق سنة 1444ھ 2024ء

وقت: تین گھنٹے — پانچواں پرچہ: سیرت وتاریخ — کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو دو سوالات حل کریں؟

حصہ اوّل ...... سیرت

سوال نمبر 1:۔(الف) برکاتِ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور رضاعت پر مختصر مضمون تحریر کریں؟

(ب) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفرِ شام (پہلا، دوسرا) تحریر کریں؟

سوال نمبر 2:۔(الف) حالاتِ بعثت وآغازِ دعوت پر مختصر مگر جامع معلومات رقم کریں؟

(ب) تعمیر مسجد قباء کے احوال سیرت رسول عربی کی روشنی میں لکھیں؟

سوال نمبر 3:۔(الف) غزوۂ ذی قرد اور غزوۂ حنین کے بارے اپنی معلومات لکھیں؟

(ب) ''مواخات'' بارے آپ کیا جانتے ہیں؟ تحریر کریں؟

حصہ دوم ...... تاریخ

سوال نمبر 4:۔(الف) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام مبارک اور لقب مبارک کے بارے میں اپنی معلومات تحریر کریں؟

(ب) واقعات خلافت صدیق واولیات ابوبکر پر مختصر مگر جامع مضمون تحریر کریں؟

سوال نمبر 5:۔(الف) شہادت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور اولیات ذوالنورین پر نوٹ لکھیں؟

(ب) موافقاتِ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر جامع شذرہ سپردِ قلم کریں؟

سوال نمبر 6:۔(الف) حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی اخبار، قضایا اور کلمات حکمت پر مضمون قلمبند کریں؟

(ب) خلفاء راشدین کے ادوارِ خلافت بالترتیب لکھیں؟

☆ ☆ ☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء 2024ء

پانچواں پرچہ: سیرت وتاریخ

حصہ اوّل ...... سیرت

سوال نمبر1: (الف) برکاتِ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور رضاعت پر مختصر مضمون تحریر کریں؟
(ب) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفرِ شام (پہلا، دوسرا) تحریر کریں؟

جوابات: (الف) نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات:

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے بلا واسطہ اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کیا، پھر اسی نور کو خلق عالم کا واسطہ ٹھہرایا اور عالم ارواح ہی میں اس روح سراپا نور کو وصف نبوت سے سرفراز فرمایا۔ چنانچہ ایک روز صحابہ کرام نے حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا: آپ کی نبوت کب ثابت ہوئی؟ آپ نے فرمایا: و اٰدم بین الروح والجسد یعنی میں اس وقت نبی تھا، جب کہ آدم کی پیدائش نہیں ہوئی تھی۔ بعد ازاں اسی عالم میں اللہ تعالیٰ نے دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کی روحوں سے عہد لیا، جو وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ الآیۃ میں مذکور ہے، جس وقت ان پیغمبروں کی روحوں نے عہد مذکور کے مطابق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت وامداد کا اقرار کر لیا، تو نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے ان روحوں میں وہ قابلیتیں پیدا ہو گئیں کہ دنیا میں اپنے اپنے وقت میں ان کو منصب نبوت عطا ہوا اور اس سے معجزات ظہور میں آئے۔ امام بوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے خوب فرمایا ہے۔

و کل ای اتی الرسل الکرام بھا   فانما اتصلت من نورہ بھم

فانہ شمس فضل ھم کواکبھا   یظھرن انوارھا للناس فی الظلم

ترجمہ منظوم:

معجزے جتنے کہ لائے رسولانِ کرام
لڑی کے نور سے جا ملتی ہے سب کی بہم
آفتاب فضل ہے وہ سب کواکب اس کے تھے
ظلمتوں میں نور پھیلایا جنہوں نے بیش و کم

اسی عہد کے سبب سے حضرت انبیائے سابقین علیہم السلام اپنی اپنی امتوں کے حضور نبی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد و بشارت اور ان کے اتباع وامداد کی تاکید فرماتے رہے ہیں، اگر حضور نبی

اُمی بابی و اُمی کی نبوت دنیا میں ظاہر نہ ہوتی تو تمام انبیاء سابقین علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی نبوتیں باطل ہو جاتیں اور وہ تمام بشارتیں ناتمام رہ جاتیں۔ پس دنیا میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری نے تمام انبیائے سابقین علیہم السلام کی نبوتوں کی تصدیق فرمادی۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَ صَدَّقَ الْمُرْسَلِیْنَ ○

جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور از ہر منبع انوار الانبیاء تھا' اسی طرح آپ کے جسم اطہر کا مادہ بھی لطیف ترین اشیاء سے تھا۔ چنانچہ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کرنا چاہا تو جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ سفید مٹی لاؤ۔ پس جبرئیل بہشت کے فرشتوں کے ساتھ اترے اور حضرت کی قبر شریف کی جگہ سے مٹھی بھر خاک سفید چمکتی دمکتی اٹھا لائے۔ پھر وہ مشت خاک سفید بہشت کے چشمہ تسنیم کے پانی سے گوندھی گئی' یہاں تک کہ سفید موتی کی مانند ہوگئی۔ جس کی بڑی شعاع تھی۔ بعد ازاں فرشتے اسے لے کر عرش و کرسی کے گرد اور آسمانوں اور زمین میں پھرے یہاں تک کہ تمام فرشتوں نے آپ (روح انور و مادہ اطہر) کو آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے پہچان لیا۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا' تو اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو ان کی پشت مبارک میں بطور ودیعت رکھا' اس نور کے انوار ان کی پیشانی میں یوں نمایاں تھے جیسے آفتاب آسمان اور چاند اندھیری رات میں۔ ان سے عہد لیا گیا کہ یہ نور انوار پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوا کرے۔ اسی واسطے جب وہ حضرت حواء رضی اللہ عنہا سے مقاربت کا ارادہ کرتے تو انہیں پاک و پاکیزہ ہونے کی تاکید فرماتے یہاں تک کہ وہ نور حضرت حواء رضی اللہ عنہا کے رحم پاک میں منتقل ہو گیا' اس وقت وہ انوار جو حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں تھے حضرت حواء کی پیشانی میں نمودار ہوئے۔ ایام حمل میں حضرت آدم علیہ السلام نے بپاس ادب و تعظیم حضرت حواء سے مقاربت ترک کردی۔ یہاں تک کہ حضرت شیث علیہ السلام پیدا ہوئے' تو وہ نور ان کی پشت میں منتقل ہو گیا یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ تھا کہ حضرت شیث علیہ السلام اکیلے پیدا ہوئے۔ آپ کے بعد ایک بطن میں جوڑا (لڑکا اور لڑکی) پیدا ہوتا رہا اس طرح یہ نور پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتا ہوا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تک پہنچا۔ ان سے بناء بر قول اصح ایام تشریق میں جمعہ کی رات کو آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے رحم پاک میں منتقل ہوا۔

اسی نور کے پاک و صاف رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت کے تمام آباؤ امہات کو شرک و کفر کی نجاست اور زنا کی آلودگی سے پاک رکھا۔ اسی نور کے ذریعہ سے حضرت کے تمام آباؤ اجداد نہایت حسین و مرجع خلائق تھے۔ اسی نور کی برکت سے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ملائک کے مسجود بنے اور اسی

نور کے وسیلہ سے ان کی توبہ قبول ہوئی۔ اسی نور کی برکت سے حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی کشتی طوفان میں غرق ہونے سے بچی۔ اسی نور کی برکت سے حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر آتش نمرود گلزار ہوئی۔ اسی نور کے طفیل سے حضرت انبیائے سابقین علیٰ نبینا وعلیہم الصلوات والتسلیمات پر اللہ تعالیٰ کی عنایات بے غایت ہوئیں۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے آپ کی مدح میں چند اشعار عرض کیے۔ جن میں مذکور ہے کہ کشتی کا طوفان سے بچنا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آتش نمرود کا گلزار ہو جانا' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہی کی برکت سے تھا۔ حضرت امام الائمہ ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ عنہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں یوں فرماتے ہیں:

آپ کی وہ مقدس ذات ہے کہ اگر آپ نہ ہوتے تو ہرگز کوئی آدمی پیدا نہ ہوتا اور نہ کوئی مخلوق پیدا ہوتی۔ آپ وہ ہیں کہ آپ کے نور سے چاند کو روشنی ہے اور سورج آپ ہی کے نور زیبا سے چمک رہا ہے۔ آپ وہ ہیں کہ جب آدم نے لغزش کے سبب سے آپ کا وسیلہ پکڑا' تو وہ کامیاب ہو گئے حالانکہ وہ آپ کے باپ ہیں۔ آپ ہی کے وسیلہ سے خلیل علیہ السلام نے دعا مانگی تو آپ کے روشن نور سے آگ ان پر ٹھنڈی ہو گئی اور بجھ گئی اور ایوب نے اپنی مصیبت میں آپ ہی کو پکارا تو اس پکارنے پر ان کی مصیبت دور ہو گئی۔ مسیح آپ ہی کی بشارت اور آپ ہی کی صفات حسنہ کی خبر دیتے اور آپ کی مدح کرتے ہوئے آئے۔

رضاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم: عربوں میں رواج تھا کہ وہ اپنے شیر خوار بچوں کو شہر سے دور دیہاتوں میں بھیج دیا کرتے تھے' تاکہ بچے وہاں پرورش پا کر فصاحت اور عرب کی خالص خصوصیات حاصل کر لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی دن اپنی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کا دودھ پیا' پھر ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی ثویبہ نے آپ کو دودھ پلایا۔ پھر رواج کے مطابق دیہاتوں کی عورتیں سال میں دو دفعہ ربیع و خریف میں بچوں کی تلاش میں مکہ آتی تھیں۔ چنانچہ اس بار قحط سالی میں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا اپنے قبیلے کی دس عورتوں کے ساتھ شہر مکہ میں اسی غرض سے آئیں' آپ کے ساتھ آپ کا شیر خوار بیٹا عبد اللہ آپ کا شوہر ایک دراز گوش اور ایک اونٹنی تھے۔ بھوک کی وجہ سے نہ اونٹنی دودھ دیتی تھی اور نہ ہی آپ کی چھاتیوں میں کافی دودھ تھا۔ اس لیے بچہ بے چین رہتا اور دونوں میاں بیوی اس کے رونے کے سبب رات بھر جاگتے رہتے۔ اب قسمت جاگ اٹھی تو حلیمہ کو جو شرف و کمال میں مشہور تھیں ایسا مبارک رضیع مل گیا کہ ساری زحمت کافور ہو گئی۔ دیکھتے ہی دائیں چھاتی سے لگا لیا دودھ نے جوش مارا۔ حضرت نے دودھ پیا اور بائیں چھاتی حضرت حلیمہ کے بچے کے لیے چھوڑ دی۔ ڈیرے پر پہنچی تو پھر دونوں بچوں نے سیر ہو کر دودھ

پیا۔ آپ کے شوہر نے جو اونٹنی کو دیکھا تو اس کے تھن بھی دودھ سے بھرے ہوئے تھے۔ انہوں نے دوہا، میاں بیوی سیر ہو گئے اور رات سکون سے گزر گئی۔

اس طرح آپ تین دن مکہ میں رہ کر حضرت آمنہ کو وداع کیا اور حضرت کو لے کر اپنی دراز گوش پر سوار کر لیا، دراز گوش نے پہلے کعبہ کی طرف تین سجدے کیے اور پھر آسمان کی طرف سر اٹھایا [illegible] اس سے یہ خدمت لی گئی، پھر روانہ ہوئی۔ آپ کی دراز گوش جو مکہ آتے وقت کمزوری کے سبب سب سے پیچھے تھی اب سب سے آگے تھی کہ ساتھ کی عورتیں حیران ہو کر پوچھنے لگیں کہ اے ابو ذویب کی بیٹی! کیا یہ وہی دراز گوش ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم وہی ہے، ان دنوں بنو سعد میں سخت قحط تھا۔ مگر آپ کی برکت سے حلیمہ کے جانور سیر ہو کر آتے اور خوب دودھ دیتے جبکہ دوسروں کے مویشی بھوکے آتے اور دودھ کا قطرہ تک نہ دیتے اور یوں حلیمہ کی تنگدستی دور ہو گئی۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے دو سال دودھ پلایا پھر آپ کا دودھ چھڑا دیا اور آپ کو والدہ کے پاس لے آئیں اور کہا: کاش تو اپنے بیٹے کو میرے پاس اور رہنے دے تاکہ قوی ہو جائے، کیونکہ مجھے اس پر وباء مکہ کا ڈر ہے یہ سن کر بی بی آمنہ نے آپ کو حلیمہ کے ساتھ واپس بھیج دیا۔

جواب: (ب) <u>شام کا پہلا سفر</u>: جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک بارہ سال کی ہوئی تو ابو طالب حسب معمول قافلہ قریش کے ساتھ بغرض تجارت ملک شام کو جانے لگا۔ یہ دیکھ کر آپ اس سے لپٹ گئے۔ اس لیے اس نے آپ کو بھی ساتھ لے لیا، جب قافلہ شہر بصریٰ میں پہنچا تو وہاں بحیرا راہب نے آپ کو دیکھ کر پہچان لیا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا: یہ سارے جہان کا سردار ہے۔ رب العالمین کا رسول ہے۔ اللہ اس کو تمام جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گا۔ قریشیوں نے پوچھا: تجھے یہ کیونکر معلوم ہوا۔ اس نے کہا کہ جس وقت تم گھاٹی سے چڑھے کوئی درخت اور پتھر باقی نہ رہا مگر سجدے میں گر پڑا۔ درخت اور پتھر پیغمبر کے سوا کسی دوسرے شخص کو سجدہ نہیں کرتے اور میں ان کو مہر نبوت سے پہچانتا ہوں جو ان کے شانے کی ہڈی کے نیچے سیب کی مانند ہے۔ پھر اس راہب نے کھانا تیار کیا، جب وہ اس کے پاس کھانا لایا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونٹوں کے چرانے میں مشغول تھے۔ اس نے کہا: آپ کو بلا لو۔ آپ آئے تو بادل نے آپ پر سایہ کیا ہوا تھا، جب آپ قوم کے نزدیک آئے تو ان کو درخت کے سایہ کی طرف آگے بڑھتے ہوئے پایا جس وقت آپ بیٹھ گئے تو درخت کا سایہ آپ کی طرف ہٹ آیا۔ پھر کہا: ''تمہیں خدا کی قسم بتاؤ ان کا ولی کون ہے؟'' انہوں نے کہا: ابو طالب۔ پس اس نے ابو طالب سے تاکید تمام کہا کہ ان کو مکہ واپس لے جاؤ۔ کیونکہ اگر تم آگے بڑھو گے تو ڈر ہے کہیں یہودی ان کو قتل کر دیں۔ لہٰذا ابو طالب آپ کو واپس لے آیا اور شہر بصریٰ سے آگے نہ بڑھا اور اس راہب نے حضرت کو خشک روٹی اور زیتون کا تیل زادِ راہ دیا۔

<u>دوسری مرتبہ سفر شام کا واقعہ</u>: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پچیس سال کی ہوئی تو آپ کو

صادق وامین کا لقب دیا گیا۔ یہ دیکھ کر حضرت خدیجہ جو ایک معزز مالدار خاتون تھیں نے آپ کے پاس پیغام بھیجا کہ میرا مال تجارت لے کر ملک شام جائیں جو معاوضہ اوروں کو دیتی ہوں آپ کو اس کا دگنا دوں گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمایا۔ مال تجارت لے کر شام روانہ ہوئے۔ حضرت خدیجہ کا غلام میسرہ آپ کے ساتھ تھا' جو آپ کی خدمت کرتا تھا اور آپ کی ضروریات کا متکفل تھا۔ جب آپ شام میں پہنچے تو بازار بصری میں ایک راہب نسطورا نامی کی خانقاہ کے نزدیک اترے۔ وہ راہب میسرہ کی طرف آیا اور اسے جانتا تھا' کہا: "اے میسرہ! یہ کون ہے جو اس درخت کے نیچے اترا ہے؟" میسرہ نے کہا: اہل حرم اور قریش میں سے ہے۔ راہب نے کہا: سوائے نبی کے اس درخت کے نیچے کبھی کوئی نہیں اترا۔ پھر اس نے پوچھا کیا اس کی دونوں آنکھوں میں سرخی ہے؟ میسرہ نے کہا: ہاں اور کبھی سرخی نہیں بھی ہوتی۔ یہ سن کر راہب بولا: یہ وہی ہیں اور یہی آخر الانبیاء ہیں۔ کاش میں ان کو پاؤں جس وقت یہ مبعوث ہوں گے اور میسرہ سے کہا ان سے جدا نہ ہونا اور نیک نیتی سے ان کے ساتھ رہنا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نبوت کا شرف عطا کیا ہے۔ آپ ملک شام سے خرید و فروخت کر کے مکہ واپس آئے' اس وقت حضرت خدیجہ عورتوں کے درمیان ایک بالا خانے میں بیٹھی ہوئی تھیں۔

سوال نمبر۲:- (الف) حالاتِ بعثت و آغاز دعوت پر مختصر مگر جامع معلومات رقم کریں؟
(ب) تعمیر مسجد قباء کے احوال سیرت رسول عربی کی روشنی میں لکھیں؟

جوابات:

(الف) حالات بعثت: عرب پہلے دین ابراہیمی کی پیروی کرتے تھے' مگر آہستہ آہستہ سوائے چند رسموں کے بالکل معدوم ہو گیا۔ بت پرستی عام تھی۔ لوگ بتوں کی پوجا کرتے' انہوں نے خانہ کعبہ میں (360) تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ ان کے علاوہ درختوں' ستاروں' آگ' سورج اور چاند وغیرہ کی بھی پوجا کی جاتی تھی۔

دن رات شراب خوری' قمار بازی' زنا کاری اور قتل و غارت عام بات سمجھی جاتی تھی۔ عورتوں کی کوئی عزت نہ تھی۔ کثرت ازواج عام بات تھی۔ دو سگی بہنوں کو نکاح میں لانا جائز تھا۔ اگر کسی عورت کا شوہر فوت ہو جاتا' تو اسے اس کے ساتھ دفن کر دیا جاتا' یا بڑا بیٹا سوتیلی ماں کو میراث میں پا کر چاہتا تو خود اس سے نکاح کر لیتا' ورنہ کسی دوسرے بھائی یا رشتہ دار کو شادی کے لیے دے دیتا۔ لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیا جاتا اور حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کر دیے جاتے تھے۔

بتوں کو خوش کرنے کے لیے انسانوں کی قربانی دی جاتی۔ ان میں یہودی اور نصرانی بھی شامل تھے' جو اپنی تعلیمات کو فراموش کر چکے تھے۔ غرض یہودی اللہ کو مغلولۃ الید اور حضرت عزیر کو اس کا بیٹا مانتے تھے

جبکہ نصرانیوں نے تین خدا بنا رکھے تھے۔ غرض قبل از اسلام انسانیت کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔

آغاز دعوت: قُمْ فَاَنْذِرْ ○ سے آپ پر انذار اور دعوت الی اللہ فرض ہو چکی تھی۔ مگر ابھی اعلان عام کا حکم نہ آیا تھا۔ اس لیے آپ نے پہلے خفیہ طور سے ان لوگوں کو دعوت اسلام دی جن پر آپ کو اعتماد تھا اور جو آپ کے حالات سے بخوبی واقف تھے۔ اس دعوت پر کئی مرد و زن ایمان لائے۔ چنانچہ مردوں میں سب سے پہلے جو آپ پر ایمان لائے' وہ حضرت ابوبکر صدیق ہیں۔ لڑکوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں اور عورتوں میں حضرت خدیجہ الکبریٰ۔ آزاد کیے ہوئے غلاموں میں حضرت زید بن حارثہ اور غلاموں میں حضرت بلال ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایمان لاتے ہی دعوت اسلام شروع کر دی۔ عشرہ مبشرہ میں سے پانچ' یعنی حضرات عثمان غنی' سعد بن ابی وقاص' طلحہ بن عبید اللہ' عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن العوام آپ ہی کی ترغیب سے مشرب با اسلام ہوئے۔ ان کے بعد حضرات سعید بن زید' ابوذر غفاری' ارقم بن ابی ارقم' عبد اللہ بن مسعود' عثمان بن مظعون' ابوعبیدہ بن الجراح' عبیدہ بن حارث' حصین والد عمران بن حصین' عمار بن یاسر' خباب بن الارت' خالد بن سعید بن العاص اور صہیب رومی وغیرہم سابقین اولین کے زمرہ میں شامل ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور عورتوں میں فاطمہ بنت خطاب ہمشیرہ عمر فاروق' اسماء بنت ابی بکر' اسماء بنت سلامہ' تمیمیہ' اسماء بنت عمیس خثعمیہ' فاطمہ بنت المجلل قرشیہ عامریہ' فکیہہ بنت یسار' رملہ بنت ابی عوف اور امینہ بنت خلف خزاعیہ سابقات الی الاسلام میں سے ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔ لیکن یہ سب کچھ جو ہوا پوشیدہ طور پر ہوا۔ نماز بھی شعاب مکہ میں چھپ کر پڑھا کرتے تھے۔ ایک روز حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور کچھ اصحاب مکہ کے کسی شعب میں نماز پڑھ رہے تھے کہ مشرکین نے دیکھ کر اس فعل کو برا کہا۔ پس باہم لڑائی ہو گئی۔ حضرت سعد نے اونٹ کے تالو کی ہڈی ان نابکاروں میں سے ایک پر ماری اور سر توڑ ڈالا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اصحاب دار ارقم میں' جو کوہ صفا کے نشیب میں ہی رہتے اور وہیں نماز پڑھتے۔

(ب) **تعمیر مسجد قباء:** قباء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نزول ۱۲ ربیع الاول یوم دوشنبہ کو ہوا۔ یہی تاریخ اسلام کی ابتداء ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روانگی کے تین دن بعد مکہ سے چلے تھے یہاں آ ملے اور یہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسجد کی بنیاد رکھی جس کی شان میں آیت وارد ہے:

> ترجمہ: "البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے زیادہ لائق ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو۔ اس میں وہ مرد ہیں' جو پاک رہنے کو دوست رکھتے ہیں اور اللہ پاک انہی کو دوست رکھتا ہے۔" (سورۃ توبہ)

کلثوم بن ہدم کی ایک افتادہ زمین تھی جہاں کھجوریں خشک ہونے کے لیے پھیلا دی جاتی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے یہ زمین لے کر مسجد مذکور کی بنیاد رکھی۔ اس مسجد کی تعمیر میں دیگر اصحاب کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خود بھی بغرض تشویق و ترغیب کام کرتے تھے۔ حضرت شموس بنت نعمان انصاریہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں دیکھ رہی تھی کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنا بھاری پتھر اٹھاتے کہ جسم اطہر خم ہو جاتا اور بطن شریف پر مجھے مٹی کی سفیدی نظر آ جاتی"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے اگر کوئی عقیدت مند آ کر عرض کرتا: "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر فدا چھوڑ دیجیے میں اٹھاتا ہوں"۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "تم ایسا اور پتھر اٹھالو اور خود اسی کو عمارت میں لگاتے"۔ اس تعمیر میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمت قبلہ بتا رہے تھے۔ اسی واسطے سے کہا جاتا تھا کہ اس مسجد کا قبلہ اعدل واقوم ہے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رجی رضی اللہ عنہ شاعر بھی تعمیر مسجد میں شامل تھے اور کام کرتے ہوئے یوں کہتے جاتے تھے:

ترجمہ: "وہ کامیاب ہے، جو مسجدیں تعمیر کرتا ہے اور اٹھتے بیٹھتے قرآن پڑھتا ہے اور رات کو جاگتا رہتا ہے"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر ہر قافیہ کے ساتھ آواز ملاتے جاتے تھے۔

سوال نمبر۳:- (الف) غزوۂ ذی قرد اور غزوۂ حنین کے بارے اپنی معلومات لکھیں؟

(ب) "مواخات" بارے آپ کیا جانتے ہیں؟ تحریر کریں؟

جوابات: (الف) <u>غزوۂ ذی قرد کے بارے میں معلومات:</u> یہ غزوہ محرم کے مہینے میں ذی قرد/ذی غابہ میں پیش آیا۔ ذی قرد مدینہ سے چار میل کی دوری پر ملک شام کو جانے والی سڑک کے کنارے واقع ہے۔ یہاں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں چرایا کرتے تھے۔ اور پھر ان کا دودھ آپ کی خدمت میں پیش کیا کرتے۔ ایک رات قبیلہ غطفان کے چالیس سواروں نے چھاپہ مارا اور حضرت ابوذر غفاری کے بیٹے کو قتل کر دیا اور بیس اونٹنیاں لے لیں اور آپ کی بیوی/زوجہ کو اغواء کر لیا۔ دوسرے دن اذان فجر سے پہلے حضرت سلمہ بن اکوع (جو مشہور تیر انداز تھے) نے کمان لی اور ذی قرد کی طرف نکلے در حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام کو سارا قصہ سنایا۔ سلع پہاڑ پر چڑھ کر مدینہ کی طرف منہ کر کے تین بار بآواز بلند پکارا یا صباحاہ! حتیٰ کہ رسول اللہ تک آواز پہنچ گئی۔ پھر وہ پیدل ہی دشمن کی طرف دوڑے اور ان تک پہنچ گئے اور اپنی تیر اندازی کے ذریعے اونٹنیاں ایک ایک کر کے چھڑا لیں۔

دوسری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی پانچ سو افراد کا لشکر لے کر تعاقب میں نکلے۔ مسلمان ذی قرد کے قریب ایک تنگ درہ میں پہنچے' جہاں عیینہ نے ان کی مدد کی۔ اس موقع پر مقابلہ ہوا۔ مسلمان بھاگ گئے۔ ابھی سورج غروب نہ ہوا تھا کہ وہ لوگ ذی قرد میں پانی پینے لگے کہ حضرت سلمہ بن اکوع نے ان کو جا لیا اور ان پر تیر برسانے شروع کر دیے اور ان کو پانی تک نہ پینے دیا۔ وہ بھاگ کر اپنے علاقے میں پہنچ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کے قریب وہاں پہنچے' سوار و پیادہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آ ملے۔ تو حضرت سلمہ نے کہا: یا رسول اللہ! آپ مجھے سو آدمی دے دیں میں سب کو گرفتار کر لاتا ہوں؟ تو رسول اللہ نے فرمایا: جب تم ان کو پا لو تو نرمی کرنا آپ نے ایک دن رات وہاں قیام کیا؛ حضرت ابوذر کی بیوی بھی ناقہ تک آ پہنچی۔

غزوہ حنین کے بارے میں اہم معلومات:

وقوع: یہ غزوہ شوال ۸ ہجری میں وقوع پذیر ہوا۔

پس منظر: فتح مکہ کا اثر قبائل عرب پر بہت اچھا پڑا' وہ اس بات کا انتظار کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی قوم کو آپس میں نپٹ لینے دو' اگر آپ قریش پر غالب آ گئے تو سچے پیغمبر ہیں۔ اس لیے فتح مکہ کے موقع پر ہر ایک نے اسلام قبول کرنے میں پیش دستی کی۔ مگر ہوازن زبردست قبیلہ تھا' اس فتح پر بڑا افروختہ ہوا وہ پہلے سے ہی جنگ کی تیاریاں کر رہے تھے' اس لیے فتح کی خبر سنتے ہی حملہ کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔

لشکر ہوازن: ہوازن نے تمام ثقیف' نصر و جشم' سعد بن ابی بکر اور کچھ بنو ہلال کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ اس فوج کا سپہ سالار مالک بن عوف نصری تھا۔ جس نے حکم دیا کہ تمام عورتوں' بچوں اور اموال کو بھی فوج میں شامل کیا جائے گا۔ درید کو یہ بات پسند نہ آئی مگر اس کی کسی نے نہ سنی۔

مسلمان لشکر: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر ملی تو آپ نے حضرت عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی کو بطور جاسوس حال دریافت کرنے کے لیے بھیجا۔ وہ دشمن کے لشکر میں آئے تمام حالات جان کر آپ کے گوش گزار کیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیاری شروع کی۔ اس نے دس ہزار سے زائد درہم ابو جہل کے بھائی سے قرض لیے اور صفوان بن امیہ سے سو زرہیں مع لوازم ادھار لیں اور گیارہ ہزار کا لشکر لے کر روانہ ہوئے جن میں دو ہزار طلقاء تھے۔

میدان جنگ کا منظر: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حنین کے مقام پر پہنچے اور حملہ کرنے کے لیے آگے بڑھے اس وقت ابھی دن کا اجالا نہ ہوا تھا' دشمن نے پہلے ہی صف آرائی کر لی تھی۔ سب سے آگے سوار پھر پیادہ پھر عورتیں اور ان کے پیچھے بکریاں اور اونٹ تھے اور کچھ فوج گھاٹیوں اور دروں میں مقرر کر دی۔ لیکن اسلامی فوج نے ایسی بہادری سے حملہ کیا کہ کفار بھاگ گئے اور مسلمان مال غنیمت اکٹھا کرنے لگے کہ کفار

نے ایک دوسرے کو پکار کر یہ کہا کہ یہ کیا! اتنی شکست ہے اور دوبارہ حملہ کر دیا۔

اب کثرت پر نازش رنگ لائی۔ لشکر اسلام میں مقدمہ میں بہت سے نوجوان ایسے تھے جو اسلحہ وزرہ سے خالی تھے۔ جب ہوازن لشکر نے تیر برسائے تو وہ ان کا مقابلہ نہ کر سکے۔ اس طرح باقی فوج بھی بھاگ نکلی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی حالت میں بھی اکیلے دشمن کی طرف بڑھنا چاہتے تھے اور صحابہ آپ کو روک رہے تھے۔ پھر آپ نے حضرت عباس کو حکم دیا کہ انصار و مہاجرین کو آواز دو۔ چنانچہ انہوں نے کہا: او گروہ انصار! او بیعت رضوان والو! اے سورہ بقرہ والو!

اس آواز کے کان میں پڑتے ہی سب لبیک لبیک کہتے ہوئے دوبارہ جمع ہو گئے۔

مسلمانوں کی فتح: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ صف آرائی فرما کر حملہ کرنے کا حکم دیا۔ وہ اس قدر بہادری سے لڑنے لگے کہ شدت جنگ دیکھ کر آپ نے فرمایا: لڑائی کا نقشہ بدل چکا ہے۔ آپ نے خچر سے اتر کر ایک مٹھی خاک لی اور شاہت الوجوہ پڑھتے ہوئے کفار کی طرف پھینک دی۔ دشمن میں کوئی ایسا نہ تھا جس کی آنکھوں میں وہ مٹی نہ پڑی ہو۔ لشکر کفار کو شکست ہوئی اور مسلمان غالب رہے۔

(ب) مواخاتِ مدینہ: جب مکہ سے لوگ ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو وہ کسمپرسی کی حالت میں تھے وہ اپنے اہل وعیال اور بھائی بندوں کو چھوڑ کر بے سروسامانی کے عالم میں مدینہ آئے تھے۔ اس لیے مسجد نبوی کی تعمیر کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین وانصار میں اخوت کا ایسا رشتہ قائم کیا جو سگے/حقیقی رشتوں سے بڑھ کر تھا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ مہاجرین غربت کی وحشت اور اہل وعیال سے جدائی کو محسوس نہ کریں۔ اس وقت مہاجرین کی تعداد پینتالیس یا پچاس کے لگ بھگ تھی۔ آپ ہر دو فریق میں سے دو دو کو بلا کر فرماتے یہ اور تم بھائی بھائی ہو۔ آپ کا یہ فرمانا تھا کہ وہ حقیقی بھائی کی طرح بن گئے۔ آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو حضرت سعد بن ربیع انصاری کا بھائی بنا دیا۔ تو انہوں نے کہا کہ میں اپنی دو بیویوں میں سے جسے آپ پسند کریں طلاق دے دیتا ہوں اور اپنا آدھا مال بھی آپ کو دیتا ہوں لیکن حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے اس بات کو قبول نہ کیا اور فرمایا: کہ آپ مجھے بازار کا راستہ دکھا دیں۔ چنانچہ آپ نے پنیر اور مکھن کی تجارت شروع کی اور کچھ ہی عرصہ میں مالدار ہو گئے۔ یہ عقد برادری نصرت و مواسات اور توارث پر تھا۔ اس لیے جب کوئی انصاری وفات پا جاتا تو اس کی جائیداد مہاجر کو ملتا۔ اور قریبی رشتہ دار محروم رہتے تھے۔

حصہ دوم ...... تاریخ

سوال نمبر ۴:- (الف) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام مبارک اور لقب مبارک کے بارے میں اپنی معلومات تحریر کریں؟

(ب) واقعات خلافت صدیق واولیات ابوبکر پر مختصر مگر جامع مضمون تحریر کریں؟

جوابات: (الف) نام مبارک: آپ کا نام عبداللہ ہے مگر ابوبکر کے نام سے مشہور ہیں یعنی آپ کا نام "عبداللہ بن عثمان" ہے۔

القاب مبارک: آپ کے دو القاب ہیں:

۱۔ صدیق: ہمیشہ سچ بولنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی ہر بات کی تصدیق میں پہل کرنے اور بالخصوص واقعہ شب معراج کی تصدیق کرنے کی وجہ سے آپ کو صدیق کہا جاتا ہے۔

۲۔ عتیق: اس لقب کی ایک وجہ یہ ہے کہ آپ دوزخ سے آزاد قرار دیے گئے ہیں اور ایک قول کے مطابق آپ کے حسن وجمال کی وجہ سے یہ لقب دیا گیا ہے۔

(ب) واقعاتِ خلافت صدیق: عہد خلافت صدیق اکبر میں جو واقعات رونما ہوئے ان کی چیدہ چیدہ تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ قبائل کا ارتداد: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کچھ قبائل مرتد ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم نماز پڑھیں گے لیکن زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو ان سے نرمی کا برتاؤ کرنے کا کہا تو آپ نے جواب دیا: میں تو تم سے ساتھ دینے کی توقع کر رہا تھا جبکہ تم میری ہمت کم کرنے لگے ہو۔ اللہ کی قسم جب تک میری تلوار میرے ہاتھ میں رہے گی میں اس وقت تک ان لوگوں سے جہاد کروں گا خواہ وہ زکوٰۃ کے طور پر ایک رسی کی ادائیگی کا انکار کریں۔

۲۔ لشکر اسامہ کی روانگی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کے دوران فرمایا کہ لشکر اسامہ کو روانہ کرو۔ جب یہ لشکر روانہ ہوا اور حرف کے مقام پر پہنچا تو ان کی اہلیہ فاطمہ بنت قیس نے انہیں اطلاع دی کہ تم لوگ روانگی میں جلدی نہ کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شدید بیمار ہیں۔ چنانچہ یہ لشکر وہاں کچھ عرصہ ٹھہرا رہا۔ اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ صحابہ نے حضرت ابوبکر صدیق کو مشورہ دیا کہ حضرت اسامہ کو واپس بلا کر رومیوں کی بجائے مرتد قبائل کی طرف بھجوا دیں تو حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ لوگ مدینہ منورہ تک بھی آ جائیں تو بھی اس لشکر کو واپس نہیں بلواؤں گا جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ کیا ہو اور اس جھنڈے کو نیچے نہیں کروں گا جسے رسول اللہ نے باندھا ہو۔ تو آپ نے حضرت اسامہ بن زید کو روانہ ہونے کا حکم دیا تو ان کے لشکر جس بھی مرتد قبیلے کے پاس سے گزرے اس قبیلہ نے یہی کہا کہ اگر ان کے پاس طاقت وقوت نہ ہوتی تو وہ ایسی صورت حال میں لشکر نہ بھیجتے تو ان لوگوں کو یونہی رہنے دو جب تک رومیوں سے جنگ نہیں کر لیتے۔

پھر مسلمانوں کی رومیوں کے ساتھ جنگ ہوئی اور انہوں نے رومیوں کو شکست دے دی اور سلامتی کے ساتھ واپس آ گئے۔ تو دوسرے لوگ بھی اسلام پر ثابت قدم رہ گئے۔

۳۔ سیدہ خاتون جنت کا انتقال: اسی سال ماہ رمضان میں سیدہ فاطمۃ الزہراء کا وصال ہو گیا۔ آپ کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بھی صاحبزادی کی کوئی اولاد نہ تھی۔ اس لیے آپ کا سلسلہ نسب سیدہ فاطمۃ الزہراء سے چلا۔

مسیلمہ کذاب کی سرکوبی: اسی سال کے آخر میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اپنے لشکر کو ساتھ لے کر یمامہ گئے تاکہ نبوت کے جھوٹے دعویدار کے ساتھ جنگ کریں۔ دونوں لشکروں کے درمیان بڑے زبردست لڑائی ہوئی حضرت خالد بن ولید نے کئی دنوں تک ان کا محاصرہ کیے رکھا۔ آخر کار نبوت کے اس جھوٹے دعویدار کو مار دیا گیا۔

بحرین میں فتنہ ارتداد: ۱۲ ہجری میں آپ نے حضرت علاء بن حضرمی کو بحرین روانہ کیا کہ وہاں کے مرتد لوگوں سے جنگ کریں۔ لہٰذا جوالی کے مقام پر لڑائی ہوئی اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ پھر حضرت عکرمہ کو عمان، حضرت مہاجرین امیہ کو یمن اور حضرت زید بن بسید انصاری کو مرتد لوگوں کی طرف بھیجا۔

مرتد گروہوں سے نپٹنے کے بعد آپ نے حضرت خالد بن ولید کو ابلہ بھیجا انہوں نے وہاں حملہ کر کے اس علاقے کو فتح کر لیا اس کے علاوہ مدائن اور کسریٰ نامی شہروں کو بھی جنگ کے ذریعے فتح کر لیا۔

جمع قرآن: آپ نے صحابہ کے مشورہ سے قرآن کو جمع کروا کر مصحف کی شکل دے دی جو دو سال تک آپ کے پاس رہا۔ پھر حضرت عمر کے پاس چلا گیا۔ اور ان کی وفات کے بعد صاحبزادی عمر رضی اللہ عنہ زوجہ رسول حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس محفوظ رہا۔

اولیات ابو بکر:

☆ آپ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔

☆ آپ کو سب سے پہلے اسلام میں خلیفہ کا لقب دیا گیا۔

☆ آپ اپنے والد کی حیات میں خلیفہ بنے۔

☆ آپ کی چار نسلیں صحابی ہیں یعنی آپ کے والد، آپ خود، ان کے بیٹے اور پوتے سب صحابی ہیں۔

☆ آپ وہ پہلے خلیفہ ہیں جن کی رعایا نے ان کے لیے وظیفہ مقرر فرمایا پہلے آپ کا وظیفہ دو ہزار درہم تھا جسے بعد میں بڑھا کر اڑھائی ہزار درہم کر دیا گیا۔

سوال نمبر ۵:- (الف) شہادت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور اولیات ذوالنورین پر نوٹ لکھیں؟

(ب) موافقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر جامع شذرہ سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) شہادت عثمان غنی رضی اللہ عنہ: آپ کو ۳۵ ہجری کے ایام تشریق میں شہید کیا گیا۔ آپ کی شہادت کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ آپ نے عبداللہ بن ابی سرح کو مصر کا گورنر مقرر فرمایا ابھی اس کی

گورنری کو دو سال ہی ہوئے تھے کہ لوگوں کو اس سے شکایتیں ہونے لگیں۔ آپ نے اسے خط لکھا مگر اس نے کوئی پرواہ نہ کی۔ تو حضرت علی نے آپ سے فرمایا: کہ قتل ناحق کے سبب لوگ مصر کے گورنر کی معزولی چاہتے ہیں آپ اس معاملہ میں انصاف کیجیے اور اس کی جگہ کسی اور کو گورنر بنا دیجیے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ لوگ خود ہی کسی کو گورنر چن لیں میں عبداللہ کو معزول کر کے اسے گورنر مقرر کر دوں گا۔ چنانچہ لوگوں نے محمد بن ابو بکر صدیق کو منتخب کیا۔ چنانچہ آپ نے محمد بن ابو بکر کی تقرری اور عبداللہ کی معزولی کی تحریر لکھ دی۔ چنانچہ محمد بن ابو بکر سات سو افراد اور کچھ مہاجرین و انصار کے ساتھ مصر روانہ ہوئے۔

مدینہ منورہ سے یہ قافلہ تیسری منزل پر تھا کہ ایک حبشی غلام سانڈنی پر بیٹھا نہایت تیزی کے ساتھ مصر کی طرف جاتا ہوا نظر آیا' اس کے رنگ ڈھنگ اور اس کی تیز رفتاری سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ غلام یا تو اپنے مالک سے بھاگا ہوا ہے اور یا تو کسی کا قاصد ہے۔ قافلہ والوں نے اسے بڑھ کر پکڑ لیا فوراً پوچھا کہ تو کون ہے؟ تو کہیں سے بھاگا ہے یا تجھے کسی کی تلاش ہے۔ اس نے کہا: میں امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا غلام ہوں۔ پھر کہا کہ میں مروان کا غلام ہوں۔ ایک شخص نے اسے پہچان لیا اور بتایا کہ یہ امیر المومنین ہی کا غلام ہے۔ حضرت محمد بن ابو بکر رضی اللہ عنہما نے اس سے دریافت فرمایا: تمہیں کہاں بھیجا گیا ہے؟ اس نے کہا: مجھے مصر کے گورنر عبداللہ بن ابی سرح کے پاس بھیجا گیا ہے۔ اس کی تلاشی لی گئی تو اس کے خشک مشکیزہ سے ایک خط نکلا جو امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف سے عامل مصر عبداللہ بن ابی سرح کے نام تھا۔ محمد بن ابو بکر نے سب لوگوں کو جمع کیا' اور ان کی سامنے خط کھولا جس میں لکھا ہوا تھا: اذا اتاك محمد و فلان و فلان فاحتل في قتلهم و ابطل كتابه و قر على عملك حتى ياتيك و اتى۔ یعنی جب محمد بن ابو بکر اور فلاں وفلاں تمہارے پاس پہنچیں تو ان کو کسی حیلے سے قتل کر دو۔ خط کو کالعدم قرار دو اور جب تک میرا دوسرا حکم نامہ پہنچے اپنے عہدے پر برقرار رہو۔

اس خط کو پڑھ کر قافلہ والے سب لوگ دنگ رہ گئے۔ محمد بن ابو بکر رضی اللہ عنہما نے اس خط پر ساتھ کے چند ذمہ دار لوگوں کی مہریں لگوا دیں اور اسے ایک شخص کی تحویل میں دے دیا اور سب لوگ وہیں سے مدینہ منورہ کو واپس ہو گئے۔ جب وہاں پہنچے تو حضرت علی' حضرت طلحہ' حضرت زبیر' حضرت سعد اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اکٹھا کر کے ان کے سامنے خط کھول کر سب کو پڑھوایا اور اس حبشی غلام کا سارا واقعہ سنایا۔ اس پر سب لوگ بہت سخت برہم ہوئے اور تمام صحابہ کرام غیظ وغضب میں بھرے ہوئے اپنے گھروں کو واپس ہو گئے۔ مگر محمد بن ابو بکر رضی اللہ عنہما نے اپنے قبیلہ بنو تمیم اور مصریوں کے ساتھ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کو گھیر لیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب یہ صورت حال دیکھی تو ۱۔ حضرت طلحہ ۲۔ حضرت زبیر ۳۔ حضرت سعد ۴۔ حضرت عمار اور دیگر اکابر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ امیر المومنین حضرت

عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ ان کے ساتھ وہ غلام اور اونٹنی بھی تھی جو راستے میں پکڑی گئی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا: یہ غلام آپ کا ہے؟ اُنہوں نے جواب میں فرمایا: ہاں یہ غلام میرا ہے۔ پھر انہوں نے پوچھا: یہ اونٹنی بھی آپ ہی کی ہے؟ اُنہوں نے جواب میں فرمایا: ہاں اونٹنی بھی ہماری ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ خط پیش فرمایا اور پوچھا: کیا یہ خط آپ نے لکھا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: نہیں اور خدائے تعالیٰ کی قسم کھا کر کہا کہ نہ میں نے اس خط کو لکھا ہے نہ کسی کو لکھنے کا حکم دیا ہے اور نہ مجھے اس کے بارے میں کوئی علم ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بڑے تعجب کی بات ہے کہ اونٹنی آپ کی اور خط پر مہر بھی آپ کی جسے آپ ہی کا غلام یہاں سے لے کر جارہا تھا۔ مگر آپ کو کوئی علم نہیں۔ تو پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر فرمایا: نہ میں نے اس خط کو لکھا ہے نہ کسی سے لکھوایا ہے اور نہ میں نے غلام کو یہ خط دے کر مصر کی طرف روانہ کیا ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے قسم کھا کر اپنی برات ظاہر فرمائی تو ہر شخص کو یقین ہو گیا کہ ان کا دامن اس جرم سے پاک ہے۔ لوگوں نے تحریر کو بغور دیکھا تو یہ خیال قائم کیا کہ تحریر مروان کی ہے اور ساری شرارت اسی کی ذات سے ہے۔ مروان اس وقت امیر المومنین کے مکان میں موجود تھا۔ لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ اسے ہمارے حوالے کر دیجیے۔ آپ نے انکار کر دیا۔ اس لیے کہ وہ غیظ و غضب میں بھرے ہوئے تھے مروان کو سزا دیتے اور اسے قتل کر دیتے۔ حالانکہ تحریر سے یقین کامل نہیں ہوتا اس لیے کہ الخط یشبہ الخط ۔ یعنی ایک تحریر دوسری تحریر کے مشابہ ہوتی ہے۔ تو انہیں مروان کی تحریر ہونے کا صرف شبہ تھا اور شبہ کا فائدہ ہمیشہ ملزم کو پہنچتا ہے۔ اس لیے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مروان کو ان کے سپرد نہیں کیا۔ علاوہ اس کے سپرد کرنے میں بہت بڑے فتنہ کا اندیشہ بھی تھا۔

بہر حال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مروان کو لوگوں کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا تو صحابہ کرام ان کے یہاں سے اُٹھ کر چلے گئے اور آپس میں یہ کہہ رہے تھے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کبھی جھوٹی قسم نہیں کھا سکتے مگر کچھ لوگ یہ بھی کہہ رہے تھے کہ وہ شک سے بری نہیں ہو سکتے جب تک کہ مروان کو ہمارے سپرد نہ کر دیں اور ہم اس سے تحقیق نہ کر لیں اور یہ معلوم نہ ہو جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں کو قتل کرنے کا حکم کیوں دیا گیا۔ اگر یہ بات ثابت ہو گئی کہ خط اُنہوں نے ہی لکھا ہے تو ہم انہیں خلافت سے الگ کر دیں گے اور اگر یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف سے مروان نے خط لکھا ہے تو ہم اسے سزا دیں گے۔

اس بات پر لوگوں نے ناراض ہو کر آپ کے گھر کا محاصرہ کر لیا حتیٰ کہ پانی تک ان کے گھر نہ پہنچنے دیا۔

اس کے بعد جب حضرت علی کو خبر ہوئی کہ لوگ حضرت عثمان غنی کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو آپ نے اپنے بیٹوں کو تلواریں دے کر فرمایا کہ جاؤ اور حضرت عثمان کے دروازے کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور کسی کو ان تک نہ پہنچنے دینا۔ اسی طرح حضرت زبیر، حضرت طلحہ اور دیگر صحابہ کرام نے بھی اپنے صاحبزادوں کو بھیج دیا تاکہ وہ لوگوں کو حضرت عثمان تک نہ پہنچنے دیں۔ ان کی ہمت دیکھ کر شرپسندوں نے تیر اندازی شروع کر دی۔

ایک تیر حضرت امام حسن کو لگا ایک تیر گھر میں موجود مروان کو لگا۔ حضرت طلحہ کے صاحبزادے محمد بھی زخمی ہو گئے۔ اور حضرت علی کے غلام قنبر بھی زخمی ہوئے حضرت امام حسن کو زخمی دیکھ کر محمد بن ابو بکر نے دو آدمیوں کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ اگر بنو ہاشم نے امام حسن کو زخمی دیکھ لیا تو ہمارے لیے نیا مسئلہ پیدا ہو جائے گا اور ہمارا منصوبہ خراب ہو جائے گا۔ اس لیے تم میرے ساتھ آؤ ہم دیوار پھلانگ کر اندر جائیں گے اور انہیں قتل کر دیں گے اور کسی کو پتہ بھی نہیں چلے گا۔

چنانچہ محمد بن ابو بکر اور ان کے ساتھی ایک انصاری کے گھر سے پھلانگ کر حضرت عثمان کے گھر داخل ہو گئے۔ ان کی اہلیہ اندر موجود تھیں۔ محمد بن ابو بکر نے دونوں سے کہا کہ "ٹھہرو میں اندر جا کر ان پر قابو پا لوں پھر تم لوگ اندر آ کر انہیں قتل کر دینا۔ پھر محمد بن ابو بکر نے اندر جا کر آپ کی داڑھی پکڑ لی تو حضرت عثمان نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر تمہارے والد تمہیں ایسا کرتے دیکھ لیتے تو ضرور ناراض ہوتے یہ سنتے ہی اس نے آپ کی داڑھی کو چھوڑ دیا۔

اسی دوران دوسرے دونوں آدمی اندر داخل ہوئے۔ اور آپ پر حملہ کر کے آپ کو شہید کر دیا اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔ پھر وہ بھاگ کر اسی راستے سے واپس چلے گئے آپ کی اہلیہ نے چھت پر جا کر لوگوں سے کہا: کہ اے لوگو! امیر المومنین کو شہید کر دیا گیا ہے۔ لوگوں نے اندر جا کر دیکھا تو حضرت عثمان غنی خون میں لت پت تھے اور شہید ہو چکے تھے۔ اس وقت آپ کی عمر ۸۲ سال تھی۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت زبیر نے پڑھائی اور آپ کو جنت البقیع میں "حش کوکب" کے مقام پر دفن کیا گیا۔

اولیاتِ عثمان غنی: امام عسکری اوائل میں لکھتے ہیں کہ جاگیریں سب سے پہلے آپ نے ہی مقرر کیں، چراگاہیں رکھنے کا دستور آپ نے جاری کیا، تکبیر میں سب سے پہلے آپ نے آواز کو پست کیا، سب سے پہلے آپ نے مسجد کی لپائی کرائی، جمعہ کی پہلی اذان آپ نے شروع کی، موذنوں کی تنخواہیں آپ نے مقرر کیں، سب سے قبل آپ نے از خود زکوۃ نکالنے کا حکم دیا اور آپ ہی سب سے پہلے والدہ کی موجودگی میں خلیفہ بنے۔ نماز عید کا خطبہ سب سے پہلے دیا، پولیس کا محکمہ قائم کیا۔

آپ نے مسجد میں مقصورہ بنوایا۔ آپ نے اپنی زوجہ کے ساتھ اللہ کی راہ میں ہجرت کی۔ آپ نے لوگوں کو قرآن کی ایک قرات پر اکٹھا کیا۔ آپ کے دور خلافت میں امت میں پہلی بار اختلاف پیدا ہوا۔

(ب) حضرت عمر کی موافقات: حضرت عمر کی موافقات بیس سے زائد ہیں۔ ابن مردویہ نے مجاہد سے یہ بیان نقل کیا ہے: "حضرت عمر کی جو رائے ہوتی تھی قرآن اسی کی موافقت نازل ہوتا تھا۔"

بخاری و مسلم میں حضرت عمر کا یہ بیان نقل ہے کہ میرے پروردگار نے تین امور میں میری موافقت فرمائی:

☆ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہم مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالیں تو یہ آیت نازل ہوئی: "تم لوگ مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو"۔

☆ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے گھر میں اچھے اور برے ہر طرح کے لوگ آتے ہیں، تو اگر آپ اپنی ازواج کو پردے کا حکم دے دیں، تو پردے کے حکم کے بارے میں آیت نازل ہوگئی۔

☆ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج آپ کو خرچ کے حوالے سے شکایت کرنے کے لیے اکٹھی ہوئیں، تو میں نے کہا: اگر وہ تمہیں طلاق دے دیتے ہیں، تو عنقریب ان کا پروردگار انہیں تم سے بہتر بیویاں دے گا۔ قرآن کی آیت بھی انہی الفاظ میں نازل ہوئی۔

☆ آپ نے دعا کی: اے اللہ! شراب کی حرمت سے متعلق ہمارے لیے واضح و شافی حکم نازل فرمادے تو اللہ نے اس کی حرمت کا حکم نازل کیا۔

☆ جب عبداللہ بن ابی مرگیا تو آپ کو اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے بلوایا۔ آپ تشریف لے جانے کے لیے اٹھنے لگے تو میں بھی اٹھا، میرے ذہن میں الجھن تھی میں نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ کے دشمن کی نماز جنازہ ادا کریں گے؟ تو اس کے تھوڑی دیر بعد یہ آیت نازل ہوگئی: "ان میں سے جو بھی مرجائے تم کبھی اس کی نماز جنازہ میں نہ جانا"۔

☆ غزوہ بدر کے موقع پر آپ نے جنگ کے لیے اصحاب سے مشورہ لیا تو حضرت عمر نے آبادی سے باہر لڑنے کا مشورہ دیا، تو اسی موافقت سے یہ آیت نازل ہوئی "جیسا کہ تمہارے پروردگار نے تمہیں حق کے ہمراہ تمہارے گھر سے نکالا"۔

☆ واقعہ افک کے بارے میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے مشورہ لیا تو حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کے ساتھ آپ کا نکاح کس نے کروایا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے۔ تو حضرت عمر نے عرض کی: تو کیا آپ یہ گمان رکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں عیب سے آپ کو ناواقف رکھے گا۔ تو بعد میں انہی الفاظ میں یہ آیت نازل ہوئی: "تیری ذات پاک ہے یہ بڑا بہتان ہے"۔

☆ حضرت عمر نے رات کے وقت ماہ رمضان میں اپنی اہلیہ سے صحبت کر لی ابتدائے اسلام میں یہ منع

تھا تو یہ آیت نازل ہوئی: "تمہارے لیے روزوں کی راتوں میں حلال قرار دیا گیا ہے"۔

☆ ایک بار ایک یہودی حضرت عمر سے مل کر بولا تمہارے آقا تو حضرت جبرئیل کا بہت ذکر کرتے ہیں حالانکہ وہ کفار کے دشمن ہیں، تو حضرت عمر نے کہا: "جو شخص اللہ تعالیٰ کا، فرشتوں کا، اس کے رسولوں کا، جبریل اور میکائیل کا دشمن ہو تو بے شک اللہ کافروں کا دشمن ہے"۔ بعد میں قرآن مجید کی آیت انہی الفاظ میں نازل ہوئی۔

☆ ایک یہودی اور ایک منافق اپنا مقدمہ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تو آپ نے اس یہودی کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ منافق شخص بولا۔ آؤ عمر کے پاس چلتے ہیں وہ اس کے بارے میں درست فیصلہ فرمائیں گے۔ وہ دونوں حضرت عمر کے پاس گئے اور سارا واقعہ سنایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے بارے میں بھی آگاہ کیا۔ حضرت عمر بولے ٹھہرو! میں آتا ہوں۔ پھر آپ اندر گئے اور تلوار لے کر اس منافق کو واصل جہنم کر دیا۔ یہودی بھاگ کر آپ کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ عمر نے میرے مخالف کو قتل کر دیا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا نہیں گمان کہ وہ (عمر) کسی مومن کو قتل کر سکتا ہے؟ تب یہ آیت نازل ہوئی "تمہارے پروردگار کی قسم! وہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے...... الخ"۔ اس آیت کو نازل فرما کر اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر کو بری کر دیا۔

سوال نمبر ۶:- (الف) حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی اخبار، قضایا اور کلمات حکمت پر مضمون قلمبند کریں؟

(ب) خلفاء راشدین کے ادوارِ خلافت بالترتیب لکھیں؟

جوابات: (الف) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اخبار:

i- چالاک کی بدگمانی ہے۔

ii- قریب وہ شخص ہوتا ہے جس کی محبت تمہیں اس کے قریب کر دے۔ اگرچہ اس سے نسب کا تعلق دور کا ہو۔ اور دور وہ شخص ہوتا ہے جس کی دشمنی تمہیں دور کر دے اگرچہ وہ نسب کے اعتبار سے تمہارا قریبی ہو۔

iii- صبر کا ایمان سے وہی تعلق ہے، جو سر کا جسم کے ساتھ ہے جب صبر رخصت ہو جاتا ہے، تو سمجھ لینا کہ ایمان بھی رخصت ہو جاتا۔

iv- انار کو اس کی جھلی کے ساتھ کھایا کرو، کیونکہ یہ معدہ کو مضبوط کرتا ہے۔

v- جب تم سے کسی ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا جائے جس کے متعلق تمہیں علم نہ ہو، تو اس

کے بارے میں یوں کہنے میں عار محسوس نہ کرو کہ "اللہ بہتر جانتا ہے"۔

آپ کے فیصلے:

☆ ایک بار ایک شخص کو حضرت علی کے پاس لایا گیا جس کے خلاف دو آدمیوں نے اس بات کی گواہی دی تھی کہ اس نے چوری کی ہے، حضرت علی اس دوران کسی اور معاملے میں مصروف ہو گئے اس کے بعد آپ نے ان جھوٹے گواہوں کو ڈرایا دھمکایا اور فرمایا: اگر کوئی جھوٹا گواہ میرے پاس لایا گیا تو میں اسے سخت سزا دوں گا۔ اس کے بعد حضرت علی نے ان دونوں کو بلوایا تو وہ بھاگ گئے تو حضرت علی نے دونوں کو بری کر دیا۔

☆ ایک شخص ایک آدمی کو لے کر حضرت علی کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اس نے خواب میں میری ماں سے زنا کیا ہے، تو حضرت علی نے فرمایا: تم اسے لے جا کر دھوپ میں کھڑا کرو اور اس کے سائے کو کوڑے مارو۔

آپ کے حکمت آموز کلمات:

i- سات باتیں شیطان کی طرف سے ہوتی ہیں: زیادہ غصب، چھینک آنا، جمائی کا آنا، قے، نکسیر، پیشاب و پاخانہ اور ذکر الٰہی کے وقت نیند کا آنا۔

ii- تیرا عالم کو سنانا یا عالم کا تجھے سنانا دونوں برابر ہیں۔

iii- لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ مومن آدمی ادنیٰ غلام سے زیادہ ذلیل ہوگا۔

iv- جو لوگوں میں انصاف کا ارادہ کرے اسے چاہیے کہ اپنے لیے جو بات پسند کرے وہی دوسروں کے لیے پسند کرے۔

v- قبول عمل میں زیادہ کوشش کرو، کوئی عمل بغیر تقویٰ کے قبول نہیں ہوتا۔

(ب) خلفاء راشدین کے ادوار خلافت:

خلیفہ کا نام	مدت خلافت
حضرت ابوبکر صدیق	دو سال سات مہینے
حضرت عمر	دس سال چھ مہینے
حضرت عثمان غنی	بارہ سال
حضرت علی	چار سال نو مہینے
حضرت حسن بن علی	چھ مہینے

☆ ☆ ☆

الامتحان السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے ۔ سال اول)

(برائے طلباء) الموافق سنة 1444ھ 2024ء

وقت: تین گھنٹے چھٹا پرچہ: بلاغت کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر 1:۔ والمراد بصدق الخبر مطابقته للواقع و بكذبه عدم مطابقته له و لكل جملة ركنان.

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) جملہ کے دونوں ارکان اور ان کے نام مع امثلہ لکھیں؟

(ج) "علی مقیم" اس جملہ میں صدق و کذب کی وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۲:۔ (الف) علم معانی کی تعریف اور ابواب کے نام لکھیں؟

(ب) هل بسيطه و مركبه کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

(ج) فصاحت کا لغوی معنیٰ لکھ کر اس کی اقسام کے نام تحریر کریں؟

سوال نمبر 3:۔ فلا بد من تقديم هٰذا على ذاك من داع يوجبه.

(الف) دواعی تقدیم میں سے کوئی سے پانچ لکھیں؟

(ب) تعریف بالموصول کی چار اغراض تحریر کریں؟

(ج) حکم مطلق و مقید کی تعریفات و امثلہ بیان کریں؟

سوال نمبر 4:۔ والاصل فی الخبر ان يلقى لا فادة المخاطب الحكم.

(الف) فائدۃ الخبر اور لازم فائدۃ الخبر کی وضاحت کریں؟

(ب) خبر کی دیگر اغراض میں سے پانچ تحریر کریں؟

(ج) درج ذیل میں سے تین کی تعریفات و امثلہ لکھیں؟

استعارہ مجاز عقلی ایجاز غرابت

☆ ☆ ☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طلباء 2024ء

پہلا پرچہ: بلاغت

سوال نمبرا:- وَالْمُرَادُ بِصِدْقِ الْخَبَرِ مُطَابَقَتُهٗ لِلْوَاقِعِ وَ بِكِذْبِهٖ عَدَمُ مُطَابَقَتِهٖ لَهٗ وَلِكُلِّ جُمْلَةٍ رُكْنَانِ .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) جملہ کے دونوں ارکان اور ان کے نام مع امثلہ لکھیں؟

(ج) ''علی مقیم'' اس جملہ میں صدق و کذب کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

اُردو ترجمہ: صدق خبر سے مراد خبر کے حکم کا واقع کے مطابق ہونا ہے۔ کذب خبر سے مراد خبر کے حکم کا واقع کے مطابق نہ ہونا اور ہر جملے کے دو رکن ہوتے ہیں۔

(ب) جملے کے ارکان:

۱۔ محکوم علیہ ۲۔ محکوم بہ

اول کی مثال جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ میں زَيْدٌ

دوم کی مثال جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ میں ضَرَبَ

(ج) علی مقیم کی وضاحت: ''عَلِيٌّ مُقِيْمٌ'' یہ اس جملے میں مفہوم ہونے والی نسبت اگر واقع اور خارج کے مطابق ہے کہ خارج میں بھی علی مقیم ہے تو یہ جملہ سچا ہوگا۔ اس جملہ سے مفہوم ہونے والی نسبت واقع و خارج کے مطابق نہیں تو یہ جھوٹا ہوگا۔

سوال نمبر۲:- (الف) علم معانی کی تعریف اور ابواب کے نام لکھیں؟

(ب) ھل بسیطه و مرکبه کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

(ج) فصاحت کا لغوی معنیٰ لکھ کر اس کی اقسام کے نام تحریر کریں؟

جواب: (الف) علم معانی کی تعریف: وہ علم جس کے باعث لفظ عربی کے ایسے احوال معلوم ہوں جو لفظ کو مقتضی الحال کے مطابق کر دیں۔

ابواب کے نام: علم معانی کے آٹھ ابواب ہیں۔

۱۔ خبر و انشاء ۲۔ ذکر و حذف ۳۔ تقدیم و تاخیر

۴۔ تعریف و تنکیر ۵۔ اطلاق و تقیید ۶۔ [illegible]

۷۔ قصر ۸۔ ایجاز و اطناب و مساوات

(ب) هل بسیطہ کی تعریف: اگر هل کے ذریعے [illegible] جائے تو اسے هل بسیطہ کہتے ہیں جیسے هل العنقاء موجودة؟

هل مرکبہ کی تعریف: اگر هل کے ذریعے کسی شی کی [illegible] جائے تو اسے هل مرکبہ کہتے ہیں جیسے هل تنهض العنقاء و تفرخ؟

(ج) فصاحت کا لغوی معنی: بیان اور ظہور

اقسام: الفصاحۃ فی الکلمۃ، الفصاحۃ فی الکلام، الفصاحۃ فی المتکلم

سوال نمبر۳:- فلا بد من تقدیم هذا علی ذاك من داع یوجبه .

(الف) دواعی تقدیم میں سے کوئی سے پانچ لکھیں؟

(ب) تعریف بالموصول کی چار اغراض تحریر کریں؟

(ج) حکم مطلق ومقید کی تعریفات وامثلہ بیان کریں؟

جواب: (الف) پانچ دواعی تقدیم:

۱۔ متاخر کی طرف شوق دلانا

۲۔ جلد خوشخبری دینا

۳۔ جلد بری خبر دینا

۴۔ مقدم کا محل انکار ہونا

۵۔ ترتیب وجودی کی رعایت

مذکورہ پانچ امور تقاضا کرتے ہیں کہ مسندالیہ کو مقدم کیا جائے۔

(ب) تعریف بالموصول کی چار اغراض:

۱۔ علت بیان کرنا

۲۔ مخاطب کے غیر سے معاملہ چھپانا

۳۔ خطاء پر خبردار کرنا

۴۔ محکوم بہ کی ہولناکی بیان کرنا

۵۔ مذاق کرنا

مذکورہ پانچ امور کی وجہ سے مسندالیہ کو موصول کے ساتھ معرفہ کیا جاتا ہے۔

(ج) حکم مطلق کی تعریف:

یہ ہے کہ جملے سے صرف مسند اور مسند الیہ کے ذکر پر اکتفاء کیا جائے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ۔

حکم مقید کی تعریف: یہ ہے کہ جملے میں مسند اور مسند الیہ کے ساتھ ساتھ کسی شئی کا بھی اضافہ کیا جائے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا۔

سوال نمبر۴:۔ والاصل فی الخبر ان یلقی لا فادة المخاطب الحکم۔

(الف) فائدۃ الخبر اور لازم فائدۃ الخبر کی وضاحت کریں؟

(ب) خبر کی دیگر اغراض میں سے پانچ تحریر کریں؟

(ج) درج ذیل میں سے تین کی تعریفات وامثلہ لکھیں؟

استعارہ، مجاز عقلی، ایجاز، غرابت

جواب: (الف) فائدہ خبر کی تعریف: جب خبر سے مقصود مخاطب کو حکم کا فائدہ دینا ہو تو اسے فائدہ خبر کہتے ہیں جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اس کو کہنا جو قیام زید کو نہیں جانتا۔

لازم فائدہ خبر: جب خبر سے مقصود مخاطب کو مخبر کے عالم بالحکم ہونے کا فائدہ دینا ہو تو اسے لازم فائدہ خبر کہتے ہیں جیسے حافظ توراۃ کو "قَدْ حَفِظْتَ التَّوْرَاةَ" کہنا۔

(ب) خبر کی دیگر پانچ اغراض:

(۱) رحم طلب کرنا
(۲) کمزوری کا اظہار کرنا
(۳) حسرت کا اظہار کرنا
(۴) خواہش کا اظہار کرنا
(۵) ڈانٹ کرنا

(ج) تعریفات:

استعارہ: استعارہ وہ مجاز ہے جس میں مشابہت کا علاقہ و تعلق ہو جیسے ارشاد باری تعالیٰ "كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ"۔

مجاز عقلی: فعل کا یا معنی فعل کا اسناد غیر ماھولہ کی طرف کرنا جیسے عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ

ایجاز: معنی مرادی کو کم عبارت کے ساتھ ادا کرنا جیسے قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرَى حَبِيبٍ وَ مَنْزِلِ

غرابت: کلمہ کا معنی ظاہر نہ ہونا جیسے تَكَأْكَأْتُمْ۔

☆ ☆ ☆